www.novelsclubb.com
رقصِ
عشقم
از قلم فاطمہ شاہد
: novelsclubb
: read with laiba
03257121842

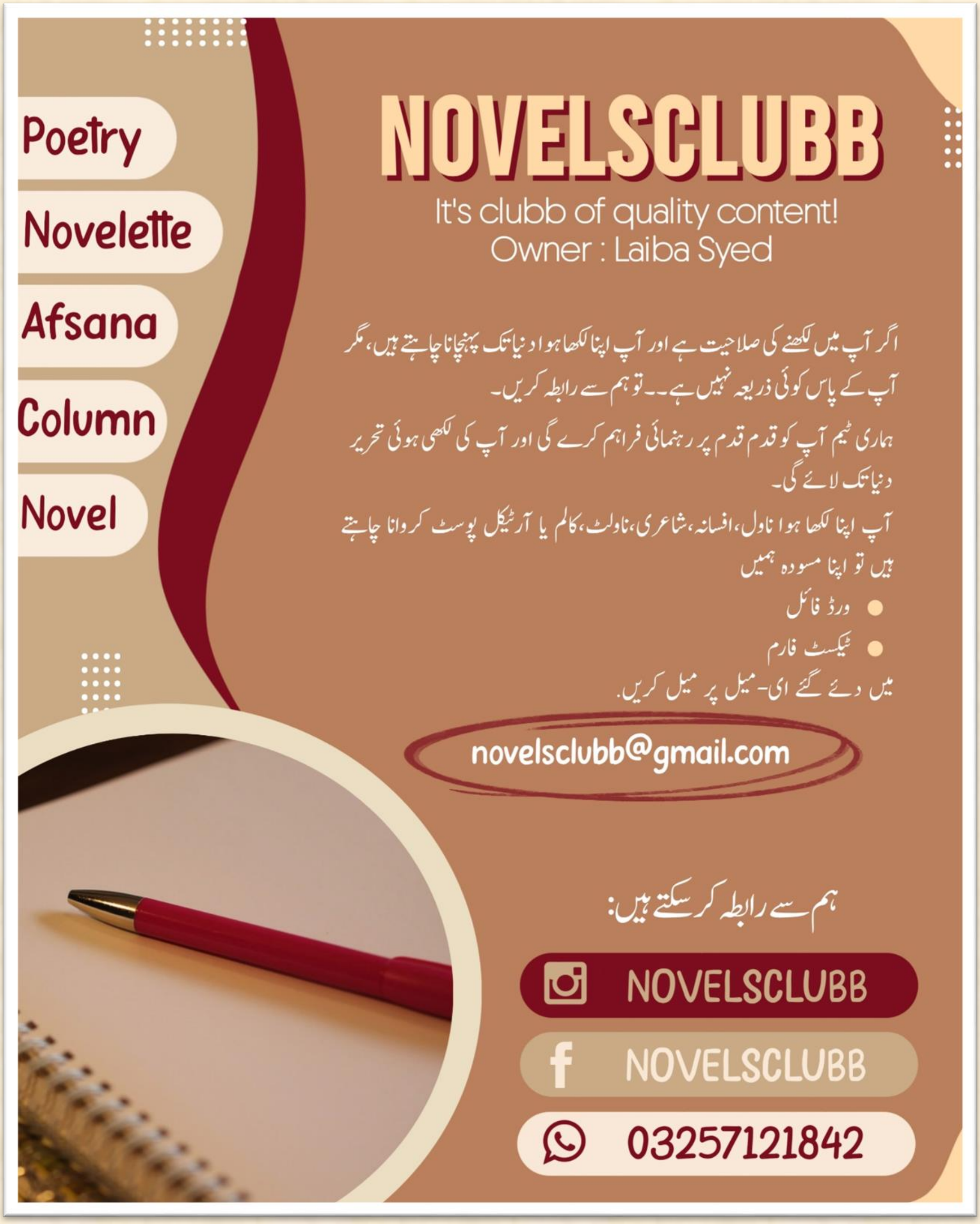

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رقصِ عشقم

از قلم

فاطمہ شاہد

ناول "رقصِ عشقم" کے تمام جملہ حق لکھاری "فاطمہ شاہد" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی
بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو
گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال

کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی
حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

کچھ لوگ نصیب کے سیاہ ہوتے ہے

ان کو تعلق تو ملتا ہے محبت نہیں

ایسا کیوں ہوتا ہے جس شخص نے ہماری زندگی میں مستقل رہنا نہیں ہوتا وہ ہماری زندگی میں بھی کیوں آتے ہے۔اگر کوئی مجھ سے پوچھے دنیا کا مشکل ترین کام کون سا ہے ؟

تو میں کہوں گی محبت کرنا۔ محبت کے سفر میں انسان کو ٹوٹ کر بکھرنا پڑتا ہے جب اندازا ہو سامنے والا انسان محبت نہیں کرتا جس کے ساتھ آپ نے عشق کے مراحل طہ کرنے کا سوچا ہوتا ہے۔

سارے کھیل چھوڑ کر لوگ جزبات سے کیوں کھیلتے ہے. کیا جذبات سے کھیلنا آسان کام ہے۔۔۔

.Don't copy paste without my permission

Episode 1 to 15

سفید حویلی میں اس وقت خواتین صبح کے ناشتے کی تیاری کر رہی تھی. مرد حضرات ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے صبح کا اخبار پڑھ رہے تھے. یزدان سڑھیاں اتر کر نیچے آیا آتے ساتھ ہی اپنی عروب کو آواز لگائی. انکی شادی کو ایک سال ہونے والا تھا لیکن عروب کے لئے پیار اب بی ویسا ہی تھا۔

"عروب میرا ناشتہ بھی بنا دو۔"

کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

"جی بس لا رہی ہو۔"

کچن سے ہی آواز دی

اتنی دیر میں شازل بھی کھانے کی ٹیبل پر آگیا سب کو سلام کیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔اور اپنے دادا جان سے مخاطب ہوا۔

"دادا جان اور بابا جان مجھے دو دن کے لیے اسلام آباد جانا ہے میٹنگ ہے۔"

دادا جان جو اخبار پڑھ رہے تھے شازل کی طرف توجہ کی

"ہانیہ کو بھی لے جاو"۔عالیان صاحب نے چائے پیتے ہوئے کہا.

"بابا جان میں میٹنگ کے لئے جا رہا ہو وہ کیا کرے گی جا کر اور ویسے بھی وہ صرف میری منکوحہ ہے"

شازل ہانیہ کو ناپسند کرتا تھا وجہ تھی ہانیہ کی والدہ جن کا انتقال ہو گیا تھا کیوں کے ہانیہ کے والد نے خاندان کے خلاف جا کر شادی کی تھی شازل اپنی خالہ سے بہت محبت کرتا تھا جو ہانیا کے والد احمد کو پسند کرتی تھی لیکن احمد صاحب نے کرن بیگم سے شادی سے انکار کر دیا تھا ان کا کہنا تھا وہ شادی کرے گے تو عجوہ سے کرے گے پھر کرن بیگم نے بدلے کی آگ میں شازل کو ہانیہ کے خلاف کرنا شروع کر دیا.

"بیٹا ہم آپکی اور ہانیہ کی رخصتی کا ہی سوچ رہے ہے اب تو نکاح کو بھی کافی وقت ہو گیا ہے"

ابھی عالیان صاحب کچھ کہتے دادا جان نے بول پڑے.

"دادا جان اتنی جلدی کس بات کی ہے"

شازل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا کیوں کے وہ اپنے بڑو کی عزت کرتا تھا

"بیٹا آپ ۲۸ سال کے ہو گئے ہے اور ماشاءاللہ سے ہانیہ بیٹا بی ۲۰ کی ہونے والی ہے"

ابھی شازل کچھ کہتا کچن سے آتی سعدیہ بیگم بول پڑی

"بابا جان آپ نے بلکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے اب شازل اور ہانیہ کی شادی ہو جانی چاہیئے۔"

شازل کی والدہ جانتی تھی شازل انکار کرے اس وجہ سے جلدی سے بول دیا اور ڈائنگ ٹیبل پر پڑا اٹھے رکھنے لگی

"بس پھر اس مہینے کی کوئی بھی تاریخ رکھ لیتے ہے"

یزدان کی والدہ سہلا بیگم نے مشورہ دیا

اتنی دیر میں عروب یزدان کو ناشتہ دیتے ہوئے بولی

"مطلب اب ہماری ھانی دلہن بنے گی۔"

سب جانتے تھے عروب نے بلند آواز میں کیوں کہا ہے کیوں کے ہانیہ کچن میں کافی بنا رہی تھی.

ہانیہ جو سدا کی معصوم اور اپنی عمر سے بی کم لگتی تھی وجہ تھی اسکا بولہ پن جس سے باسل کو چڑ تھی بلکل معصوم سی گڑیا لگتی تھی سفید رنگ ریشمی سیاہ لمبے بال بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی سی ناک

باریک لب جو ہر وقت گلابی رہتے تھے سادگی میں بھی حور جیسی لگتی تھی اسکو دیکھ کر لگتا تھا اللہ نے بڑی فرست سے بنایا ہے

عروب کی بات سن کر ہانیہ کے گال انار جیسے لال ہو گۓ.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اتنی دیر میں شازل اپنی جگہ سے اٹھا کیونکہ وہ مزید ہانیہ کا ٹوپک نہیں سن سکتا تھا اور ساتھ ہی اپنے بابا کو مخاطب کیا۔

"بابا آپ میرے ساتھ آفس جائے گے یا چاچو کے ساتھ"

عالیان جو چائے پی رہے تھے شازل کی طرف متوجہ ہوۓ

"نہیں آج میں تمہارے ساتھ جاؤ گا سکندر آج آفس نہیں آئے گا"

"اوکے بابا"

اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

"ماما آج بابا آفس کیوں نہی گۓ۔"

یزدان اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر پوچھنے لگا

"بیٹا آپ کے بابا کے سر میں درد ہے اس وجہ سے"

سکندر صاحب کے لیے ناشتے کی ٹرے تیار کرتے ہوئے بولی

"ماما آپکو مجھے بتانا چاہیے تھا"

پریشانی کے عالم میں بولا

"رات میں دوا دی تھی اب بالکل ٹھیک ہے تم جاؤ آفس کی تیاری کرو"

ساتھ ہی کچن کی طرف روانہ ہو گئ

"اوکے ماما عروب کو کمرے میں بھیج ئے گا"

حکم صادر کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گیا

"عروب بیٹے یزدان بلا رہا ہے کمرے میں جاؤ بات سن لو اس سے پہلے شور مچا دے"

عروب جو ہانیہ کو تنگ کر رہی تھی باسل کی دلہن کہہ کر اپنی ساس کی آواز سن کر ان کی طرف متوجہ ہوئی

"جی امی جا رہی ہو"

ہانیہ کو کہنی مار کر بھاگ گئی

"ہانیہ بیٹا کالج نہیں جانا آج"

سہلا بیگم نے سوال کیا تو ہانیہ نے فوراً جواب دیا

"جی تائی جان جانا ہے آج کلاس لیٹ سٹارٹ ہو گی"

"اچھا چلو پھر آرام کرو میں بھی تمہارے تایا جان کو ناشتہ دے کر آئی"

"بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے-----"

ابھی عروب کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ یزدان کا شعر سن کر ہنس پڑی

"ایک آپ اور آپ کے شعر دان میں کیا کرو آپ کا"

یزدان کے پاس آتے ہوئے بولی جو اپنا ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا

"ایک آپ اور آپ کا دل یہ بھی تو کہہ سکتی تھی تم لیکن نہیں تم تو سدا کی انرومینٹک"

ایک ہی جست میں میں عروب کو پکڑ کر الماری کے پٹ سے لگا دیا اور ارد گرد بازو رکھ کر رائے فنا کی تمام حدیں بند کر دی

"آپ یہ کیا کر رہے ہے آفس نہیں جانا کیا"

وقت کا احساس دلاتے ہوئے بولی

"پہلے اپنی بیوی کو تو احساس دلا دو اس کا ایک عدد شوہر بھی ہے جس کا وہ بالکل خیال نہیں رکھتی"

Clubb of Quality Content!

عروب لائٹ پنک کا ڈریس پہنے ہوئے تھی بال ٹیل پونی میں قید کچھ آوار لٹیں چہرے کا طواف کررہی تھی۔سفید رنگ گولڈن آنکھوں کی مالک پتلی جسامت والی ایک خوبصورت لڑکی تھی لیکن اب جس چیز کا اضافہ ہوا تھا وہ تھا ممتا کا روپ جو اور خوبصورت بناتا تھا۔

"کیا میں آپ کا خیال نہیں رکھتی ایک آپ ہی تو ہے میرے اپنے مجھ جیسی لڑکی کو سہارا دیا جو یتیم خانے میں پلی بڑی تھی"

یزدان کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"تم نے آج تو خود کے لیے یہ بات کردی ہے لیکن میں یہ بات دوبارہ نہ سنو جب میں مر جاؤ تو کہتی رہنا خود کو یتیم"

غصے سے کہتے ساتھ ہی کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا۔

"اللّٰہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔۔۔۔"

ابھی مزید کچھ بولتی کہ یزدان وہاں سے چلا گیا عروب کو بے اختیار اپنے بولے گ ئے جملے پر غصہ آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ضرورت تھی مجھے ان کو یہ کہنے کی"

خود کو کوستے ہوئے یزدان کی پسندیدہ لپ سٹک لگائی تاکہ وہ مان جائے اور بال بھی پونی کی قید سے آزاد کر دیے.

ٹھیک ۱۵ منٹ کے بعد واشروم کا دروازہ کھلا یزدان بنا عروب کو دیکھے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا بال بنا رہا تھا.

"اچھا سنے مجھے ضروری بات کرنی ہے اور یہ زیادہ پرفیوم کیوں لگا رہے ہے"

جان بوجھ کر پرفیوم کا حوالہ دیا۔ لیکن وہ پھر بھی اگنور کر رہا تھا.

"اچھا نہ اب نہیں کہتی دان میں نے ویسے ہی بول دیا تھا"

روتے ہوئے بولی کیونکہ وہ ساری دنیا کی اگینورینس برداشت کر سکتی تھی سوائے یزدان کہ کیونکہ یہ قدرتی چیز ہے جن لوگوں کے پیار کی عادت ہو جائے ان کی ایک منٹ کی اگنورینس برداشت نہیں ہوتی

"یہ اچھا ہے پہلے غلط بات کر لو بعد میں رونے بیٹھ جاؤ"

روب کے رونے کی آواز سنتے ہی فورن بریش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور اس کو اپنے حصار میں لیے پاس پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا.

"ہاتو کیوا گنور کر رہے ہے کب سے بلا رہی ہو"

اس کے سینے پر سر رکھتے لاڈ سے بولی

"تم بہت تیز ہو گئی ہو روب باز آ جاؤ مار کھاؤ گی اگر ایسا دوبارہ بولا"

اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے ہوئے بولا

"آپ مجھے مارے گے"

روب کو جیسے صدمہ لگ گیا

"ہا بلکل لیکن اپنے طریقے سے"

"اور آپ کا طریقہ کیا ہے"

نروٹھے پن سے بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسے" جواب دیتے ساتھ ہی عروب کے ہونٹ سے چمٹ گیا جو کب سے دل میں ہلچل مچا رہے تھے. عروب کی تو حیرت سے آنکھیں کھل گی کہ اس چالاک انسان کا ارادہ پہلے کیو نہیں سمجھا تقریبا دس سکینڈ کے بعد وہ خود ہی پیچھے ہو گیا

"آپ کو شرم نہیں آتی"

اس کے سینے پر سر رکھ کر گہرے سانس لیتے ہوئے بولی

"نہیں میری جان جس نے کی شرم پھوٹے اس کے کرم"

کہتے ساتھ ہی اس کی گال پر بوسہ دیا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور ساتھ ہی ہدایت دیتے ہوئے بولا

"اپنا خیال رکھنا اور شام میں ڈاکٹر کے پاس جانا ہے تیار رہنا"

ماتے پہ بوسہ دیا چھ مہینے پہلے ہی ان کو خوشخبری ملی تھی کے ان کو اللّٰہ نے اولاد جیسی رحمت سے نواز رہا ہے۔

"اوکے بوس" ماتے کے پاس دو انگلیاں لے کے گی اور سلیوٹ والے انداز میں کہا اور زوریز کو اس کی ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا لیکن وقت کم تھا بیگ اٹھایا اور اللّٰہ حافظ کہہ کر روانہ ہو گیا

Clubb of Quality Content

ہائے! ہانیہ کیسی ہے آپ؟

ہانیہ جو ابھی کالج آئی تھی اپنے نام کی پکار پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو عاصم کو کھڑا پایا جو ہاتھ ہلا کر ہائے کر رہا تھا۔

"ہیلو میں بالکل ٹھیک آپ کیسے ہے عاصم بھائی۔"

عاصم جو ہانیہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا اپنے لیے بھائی کا لفظ سنتے ہی بدمزا ہوا

"میں بھی ٹھیک تھا بھائی سننے سے پہلے"

آخری جملہ منہ میں بڑبڑایا۔

"کچھ کہا آپ نے"

"نہی کچھ نہی کہا۔ آپ بتائے کیا چل رہا ہے آج کل"

اب وہ دونو ساتھ چل رہے تھے ہانیہ نے کبھی خود سے پہل نہیں کی تھی بات کرنے کی عاصم ہمیشہ فرینک ہونے کی کوشش کرتا تھا۔

Clubb of Quality Content

"کچھ بھی نہیں بس library تک جا رہی تھی"

"ہیلو! ہانیہ کیسی ہو؟"

فروا شازل کی خالہ کی بیٹی تھی جو ہانیہ کی کلاس فیلو کم دشمن زیادہ تھی وجہ شازل تھا کیونکہ فروا شازل کو پسند کرتی تھی۔ فروا حسن پرست لڑکی تھی حوس کی پجاری۔

"بلکل ٹھیک آپ کیسی ہے"

"تمہیں دیکھ کر تو لگ رہا ہے تم باکل ٹھیک ہو"

ایک نظر عاصم کی طرف دیکھتے ہوئے طنز کرنے والے لہجے میں بولی

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں"

معصومانہ انداز تھا سوال کرنے کا

"کوئی مطلب نہیں میرا بات کرنے کا کیونکہ تم چھوٹا سا بے بی ہو تو سمجھ نہیں آئے گا"

اپنے بال جھٹک کر گراؤنڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"چلیں عاصم بھائی میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے میں بھی چلتی ہو"

اپنی بات کہہ کر وہ جانے ہی والی تھی اچانک سے سیدھا پاؤڈ سبیلنس ہوا وہ گرنے ہی والی تھی جب عاصم چودھری نے بازؤ سے پکڑ کر سینے سے لگالیا اور گرنے سے بچایا۔ لیکن دور بیٹھے شخص نے یہ منظر کیمرے میں قید کر لیا۔

"شکریہ مجھے بچانے کے لیے" ہانیہ کو پتہ ہوتا اس کے بعد وہ کس آزمائش سے گزرنے والی ہے تو شاید کبھی شکریہ نہ کہتی۔

"کوئی بات نہیں میرا فرض تھا"

ہانیہ کے وہاں سے جاتے ہی فروا عاصم کے پاس آئی

"ارے واہ تم نے تو کمال کر دیا"

عاصم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"اب تم اپنے وعدے پر قائم رہنا رات کو مجھ سے ملنے آؤ گی"

اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھ سے لیتے ہوئے بولا

"ضرور why not اب تو پارٹی بنتی ہے آخر چڑیا کی تصویر لی ہے ہم نے"

قہقہ لگاتے ہوئے بولی

"چلو اب میں چلتا ہو پھر ملے گے بے بی بائے"

گلے ملتے ہوئے بولا

"اوکے بائے"

"سر اکبر انڈسٹری کے ممبرز آگ ئے ہے مینٹنگ کے لیے"

کاشان یزدان کا پی اے آفس میں آکر مینٹنگ کے حوالے سے انفارم کیا

"او شٹ مجھے تو بھول گیا تھا تم ان کے پاس جاؤ میں آرہا ہو"

اپنے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے بولا کاشان اپنے باس کا حکم ملتے ہی آفس سے چلا گیا۔

"امی ہانی نہیں آئی کالج سے کتنا وقت ہو گیا ہے"

عروب ڈرائنگ روم میں آتے ہوئے بولی

"بیٹا وہ آتی ہوگی تم آرام سے چلا کرو اتنی تیز نہیں چلتے اس طرح کی حالت میں"

سعدیہ بیگم جو عروب کے تیز چلنے والے انداز پر ڈانٹنے والے لہجے میں بولی

"سوری تائی امی اب آرام سے چلو گی آپ یہ بتائے شادی کی تیاریاں کب کرنی ہے" ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

"اسلام و علیکم" ہانیہ نے گھر آتے ہوئے سلام کیا

"وعلیکم السلام" سہلا بیگم اور سعدیہ بیگم سلام کا جواب دیتے ہوئے بولی

"تم بالکل ٹھیک وقت پہ آئی ہو ارے واہ دولہا صاحب بھی آگ ئے ہے"

عروب شازل کو دیکھتے ہوئے بولی جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا۔

"السلام و علیکم" سب کو سلام کرتے ہوئے اپنی ماں کے پاس بیٹھ گیا۔

سب نے سلام کہا جواب دیا۔ہانیہ جو چہرہ نیچھے کیے بیٹھی شازل کو اپنی دوسری طرف بیٹھتے دیکھ کر ہر بڑا گئ

"میرا پرفیوم کس نے لگایا ہے"

شازل کو اندازہ ہوا کسی نے male scents کا استعمال کیا ہے اور یہ وہی scents ہے جو وہ خود استعمال کرتا ہے۔

"یہاں پہ تو ساری خواتین ہے کون استعمال کرے گا"

عروب نا سمجھنے والے انداز میں بولی

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں اور یہ سمیل میرے پرفیوم کی ہے"

ہانیہ کو اندازہ ہو رہا تھا یہ خشبو کافی دیر سے خود سے آرہی ہے لیکن اسے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کیو آرہی ہے۔ وہ یہ بات بھول گئ تھی یہ خشبو عاصم چودھری کی ہے۔

"اچھا چھوڑوں کن باتوں کو لے کر بیٹھ گۓ ہو بتاؤ شادی کی شوپنگ تم خود کرو گے یا ہم کرے"

سعدیہ بیگم بات بدلتے ہوۓ بولی

"ابھی میرے سر میں درد ہو رہی ہے آپ پہلے چائے بنا دے اور جہاں تک رہی شوپنگ کی بات میرے پاس بہت کپڑے ہے میں کچھ بھی پہن لو گا"

اپنے غصے پہ قابو پاتا ہوا بولا

"اچھا بیٹا تم کمرے میں جاؤ میں چائے بجھواتی ہو"

سہلا بیگم پیار سے بولی

"شکری چچی"

سہلا بیگم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کمرے میں بڑھ گیا

"جاؤ ہانی تم چائے بناؤ اور شازل بھائی کو دے کر آؤ"

عروب ہانیہ کو کہتے ہوئے بولی جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی

"میں کیسے"

"کیا مطلب تم کیسے تمہارا شوہر ہے میں نے کبھی تمہیں بات کرتے نہیں دیکھا بیٹا ایسے کرو گی تو وہ باہر کی خواتین کی طرف متوجہ ہو گا وہ مرد ہے اور مرد کی فطرت ہے جہاپیار ملے گا وہ وہی کا ہو جائے گا"

سعدیہ بیگم پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی

"ہانہ ہانی اب تم دان کو ہی دیکھ لو کیسے پاگل کیا ہوا میں نے انھیں "

عروب مسکراتے ہوئے بولی یزدان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا عروب کی بات سن کر عش عش کر اٹھا

"جی جی ہم ہی پاگل تھے آپ کے پیار میں "

یزدان سب کو سلام کرتے ہوئے عروب کے پاس بیٹھتا ہوا بولا

"اس میں کوئی شک "

عروب ایک ادا سے بولی سب کو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آگئی اور سب بڑوں نے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی

"چلو ہانی اگر چائے بنانے جا رہی ہو تو بیٹا میرے لیے بھی بنانا"

یزدان ہانی سے بولا جو کچن کی طرف جا رہی تھی

"او کے بھائی"

"اور ہاں شازل کے کمرے میں لے آنا مجھے اس سے بات کرنی ہے "

"او کے بھائی"

کہتے ساتھ ہی کچن کی طرف چلی گئی

"عروب تم تیار ہو جاؤ میں شازل سے بات کر لو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے "

یہ کہتے ساتھ ہی شازل کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے

"شازل بات کرنی ہے تجھ سے میٹنگ کے سلسلے میں "

شازل جو صوفے پر بیٹھا ہوا شوز اتار رہا تھا یزدان کو پریشان دیکھتے ہوئے بولا

"کیا ہوا خیریت تم نے کبھی آفس یا میٹنگ کا زکر گھر میں نہیں کیا"

"اکبر انڈسٹری کے ساتھ میں نے کانٹریکٹ ختم کر دیا ہے"

"کیو کر دیا ختم"

"ان کی کمپنی کی ساخت مجھے ٹھیک نہیں لگی اور وجہ ان کا بیٹا بلال اکبر ہے"

"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں"

یزدان کو علم ہوتا اس کنٹریکٹ سے کسی کی زندگی کا کانٹریکٹ جُڑا ہے تو شاید کبھی یہ ختم نہ کرتا

"چلو تم بیٹھو میں فریش ہو کر آتا ہو "اس کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود واشروم کی طرف چلا گیا۔

"نہیں میں اپنے کمرے میں جا رہا ہو گڑیا اگر میری چائے ادھر لے آئے تو میرے کمرے میں بجھوا دینا"

"اوکے "اندر سے ہی آواز لگائی

ٹھیک ۱۵ منٹ بعد شازل شاور لے کر باہر آیا اس نے ابھی صرف ویسٹ ہی پہنی تھی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر بوڈی اسپرے استعمال کر رہا تھا۔ کہ ہانیہ بنا دستک دیے داخل

ہوئ ہاتھ میں چائے پکڑی ہوئ تھی۔شازل اپنے دھیان میں لگا ہوا تھا دیکھ ہی نہیں پایا اندر آنے والی ہستی کو۔

بلاشبہ شازل عالیان ایک خوبصورت نوجوان تھا۔حسن کا شاہکار تھا۔سب سے زیادہ خوبصورت اس کی کالی قیامت خیز آنکھیں تھی جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتی تھی۔چہرے پہ پڑتے ڈمپل کسی کو بھی اپنا گرویدہ بنا سکتے تھے لیکن وہ مسکراتا بہت کم تھا۔

ہانیہ جو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی کہ اللّٰہ نے اِس کے نصیب میں کتنا خوبصورت شخص لکھا تھا۔شازل کے بولاتے ہی اس کی طرف متوجہ ہوئ۔

"کیا post mortem کرنے کا ارادہ ہے"

ہانیہ کو مسلسل اپنی طرف تکتے دیکھ کر طنز کیا

"نہیں تو وہ بس چائے دینے آئ تھی"

شازل کو شرٹ کے بغیر دیکھ کر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولی

"تو اپنے قدموں کو زحمت دے ہانیہ بی بی چائے کا کپ اُدھر سائڈ ٹیبل پر رکھ دے"

ہانیہ نے فوراً اُس کی بات پر عمل کیا۔

"بات سنو میری دروازہ بند کر کے آؤ"

حکم دینے والا لہجہ تھا ساتھ ہی اپنی بلیک شرٹ پہن رہا تھا

"جی میں" ہانیہ نے نا سمجھنے والے انداز میں پوچھا

"نہیں تمہارے پیچھے کھڑی مخلوق کو بولا ہے دماغ کیا میرے کمرے میں آنے سے پہلے کسی کو دیں دیا تھا"

اُس کے حیران کن لہجے پر چوٹ کرتا ہوا بولا

"جلدی کرو میرے پاس فالتو کا وقت نہیں جو تم پر ضائع کرو"

"جی" اس کو غصے والے لہجے میں بات کرتے دیکھ فوراً سے بولی

"تم تو بہت خوش ہو گی نہ آخر تمہاری مجھ سے شادی ہو رہی ہے"

طنزاً لہجے میں بات کی

"جی میں کچھ سمجھی نہیں"

حیران ہو رہی تھی شازل ایسی بات کیو کر رہا ہے۔

"تمہاری یہی عادت مجھے سب سے بری لگتی ہے جس میں تم اوورایکٹنگ کرتی ہوایسی اداؤں سے گھر والو کو بیقوف بنانا مجھے نہیں"

ایک ہی جست میں اس تک پہنچا جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

"شازل مجھے درد ہو رہا ہے پلیز چھوڑ دے اور مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہے"

اُس کے غصے سے ڈرتے ہوئے بولی

"اس درد کا کیا جو میرے سینے میں ہو رہا ہے یہ سوچ سوچ کر ایک ایسی لڑکی سے شادی ہو رہی ہے جس کو میں پسند نہیں کرتا"

سفاکیت کی انتہا پر بولا جیسے آج سارے حساب بے باک کرنے تھے

"تم نے کبھی اپنے والدین کے بارے میں جاننے کی کوشش کی کہ کیوں داداجان نے تمہارے باپ کو گھر سے نکالا تھا"

"کیا مطلب آپ کہنا کیا چاہتے ہے"

مسلسل روتے ہوئے سوال کیا۔

"یہی کہ تمہیں میرے سر پر مسلط کیا گیا ہے تمہارے ماں باپ خود تو مر گ ئے تمہارے نام کا ڈول میرے سر پر ڈال گ ئے"

صد شکر تھا کہ حویلی کے کمرے ساؤنڈ پروف تھے وگرنہ آج سفید حویلی کے لوگ شازل کا غصہ دیکھ کر دل تھام لیتے

"تمہاری ماں کا کیا نام تھا یاد آیا عجوہ بیگم ایک ناچنے والی خاتون تھی میرے چاچو کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسا کر شادی کی میری خالہ کہ حق پر ڈاکہ ڈالا"

ہانیہ کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوئے غصے سے چیخا

"آپ جھوٹ بول رہے ہے میری ماما ایسی نہیں تھی"

ہانیہ اپنی ماں کا دفاع کرتے ہوئے بولی۔

"تم نے ٹھیک کہا تمہاری ماں ایسی نہیں تھی اس سے زیادہ پنچ تھی"

"شازل بس کر دے میں ایک لفظ اپنی ماما کے خلاف نہیں سنو گی"

Clubb of Quality Content

شازل کو غلط الفاظ استعمال کرتے دیکھ کر بول پڑی

"کیو نہیں سنو گی تم سچ بتا رہا ہو اس وجہ سے تم سے تو صرف سچ سنا نہیں جا رہا دیکھو مجھے تمہاری صورت میں یہ سچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے"

اِس کا چہرہ دبوچتے ہوئے بولا

"میں نہیں کر سکتا کسی ایسی لڑکی سے شادی جس کی ماں کا کریکٹر خراب ہو کیونکہ تم نے وہ بات تو سنی ہو گی خون جیسا بھی ہو اپنا اثر تو ضرور دیکھاتا ہے"

ایک پل کے لیے ہانیہ نے سوچا کوئی اتنا سفاک کیسے ہو سکتا ہے لیکن دل نے اُس پل گواہی دی شازل عالیان ہو سکتا ہے اتنا سفاک۔

"آپ میرے یا میری ماما کے کریکٹر پہ بات نہیں کر سکتے"

اپنے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے بولی مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں لال ہو گئی تھیں۔

"کریکٹر تھا تمہاری فیملی کا"

اس کے منہ پر پھنکارتے ہوئے بولا

"جی تھا تبھی تو بابا نے میری ماما سے شادی کی تھی"

آج شاید وہ بھی سارے سوالوں کے جواب دینا چاہتی تھی۔

"بہت زبان چل رہی ہے ایک دفعہ رخصت ہو کر آ جاؤ سارے کس بل نہ نکالے تو پھر کہنا"

غصے سے بیڈ کی طرف پھنکتے ہوئے بولا

"آؤچ"ہانیہ اس جھٹکے کے ل ئے تیار نہیں تھی جس کی وجہ سے اس کا ماتا سائیڈ ٹیبل کے ساتھ لگ گیا۔

"کیا ہوا اتنے سے زخم کے ساتھ بس ہو گئی ابھی تو اور ملے گے پھر کیا حال ہو گا تمہارا"

شازل اس کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر بولا

"شازل آپ یہ سب کیو کر رہے ہے میں تو آپ سے محبت کرتی ہوں کیا آپ کو میری محبت نظر نہیں آتی"

شازل جو باہر جانے لگا تھا ہانیہ کے الفاظ سن کر وہی رک گیا۔

"دیکھا بلی تھیلے سے باہر آ ہی گی آخر کار تمہاری محبت My Foot"

اتنی بے دردی سے جزبات کا قتل کیا تھا۔ کیا کسی کے جزبات کا قتل کرنا آسان تھا۔

"شازل آپ سے جب سے نکاح ہوا ہے میں نے آپ کے علاوہ کسی کو نہیں سوچا میں نے اپنا آپ سنبھال کرر کھا صرف آپ کے لیے کیونکہ میں آپ سے محبت کرتی ہو"

اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مسلسل روتے ہوئے بولی

"میرے ساتھ زبردستی کی سب گھر والوں نے ہانیہ بی بی کہ تم سے نکاح کر لو کیونکہ تمہارے مرتے ہوئے والدین کی خواہش تھی لیکن اِن سب میں سب سے زیادہ قصور تمہارا تھا تم جانتی تھی میں تم سے محبت نہیں کرتا مگر پھر بھی تم نے نکاح کے لیے ہاں کر دی میں تم سے کہتا رہا میں کسی اور سے محبت کرتا ہو تم اس شادی سے انکار کر دو تم نے نہیں کیا یہ کیسی خدغرض محبت تھی تمہاری۔ تمہاری محبت شازل عالیان کے لیے صرف خدغرضی ہے تمہیں صرف اپنے والدین کا حکم نہیں مانا اپنی دلی خواہش پوری کی تھی مجھ سے نکاح کر کے تم ایک خودغرض لڑکی ہو میں چیخ چیخ کر بولوں گا ہانیہ احمد کی محبت شازل عالیان کے لیے خودغرض ثابت ہوئی ہیں"

"خود غرض لوگوں کی خود غرض دنیا

اپنا کام ہوا تو شہد جیسے میٹھے

اپنا کام نہیں تو سانپ جیسے زہریلے"

(از قلم: فاطمہ شاہد)

ہانیہ بس شازل کو چلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا

"شازل وہ لڑکی بینا آپ کو دھوکہ دے رہی تھی خدا کی قسم میں سچ بول رہی ہو۔۔۔۔"

"ٹھا"

ابھی ہانیہ کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا شازل کا ہاتھ اٹھا ہانیہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ ہانیہ بے یقینی سے شازل کی طرف دیکھ رہی تھی کیا شازل اس پر ہاتھ بھی اٹھا سکتا تھا وہ اتنا کمزور مرد تو نہیں تھا

Clubb of Quality Content

"بکواس بند اس کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو منہ توڑ دوگا تمہارا" اس کو بالوں سے پکڑتے ہوئے بولا

"نکاح سے پہلے والا واقع یاد کرو جب میں ہاسپٹل آیا تھا کتنی منتیں کی ہانیہ پلیز اس نکاح سے انکار کردو لیکن تم نے بولا شازل میں اپنے مرتے ہوئے ماں باپ کو دکھ نہیں دے سکتی لیکن تم ایک جیتے جاگتے انسان کو دکھ دے گی"

سارے کمرے کی چیزیں اِدھر اُدھر پھینکتے ہوئے بولا

ماضی:

"ہانیہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھوں گھر جانا ہے"

ہانیہ جس کو ابھی کالج سے چھٹی ہوئ تھی شازل کو دیکھ کر حیران ہوئ

"کیا ہوا شازل سب خیریت بابا کیوں نہیں لینے آئے"

"ہاں سب خیریت ہے تم آؤ آج میں جلدی فری ہو گیا تھا تو چاچو کی کال آ گئی میں تمہیں پک کر لو"

شازل نے ہانیہ کو سچ بتانا مناسب نہیں سمجھا کہ اس والدین جو آج اس کو کالج سے لینے آ رہے تھے راستے میں حادثے کا شکار ہو گ ئے ایک ٹرک نے اُن کی گاڑی کو برے طریقے سے کچل دیا۔وہ دونوں ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے۔

"او ٹھیک ہے"

ہانیہ نے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کیا سامنے ایک خوبصورت سی لڑکی کو دیکھ کر آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"او سوری ہانیہ اِن سے ملو یہ ہے بینا ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہے"

شازل ہانیہ کو ایک ہی جگہ پہ کھڑا ہوا دیکھ کر بولا۔

"ہیلو کیوٹ گرل"

بینا ایک نہایت ماڈرن لڑکی تھی جس کا مشغلہ خوبصورت لڑکوں کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسانا تھا۔

"لگتا ہے تمہاری کزن کو میرا یہاں بیٹھنا بُرا لگا ہے"

ہانیہ کو ایک ہی جگہ سٹل کھڑے دیکھ کر بولی

"نہیں ہانیہ ایسی نہیں ہے بیٹھ"

شازل مسکراتا ہوا بولا

"بیٹھ جاؤ گھر بھی جانا ہے"

کہتے ساتھ ہی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی ہانیہ جو خاموش تماشائی بنے شازل اور بینا کو دیکھ رہی تھی دل میں ایک حسرت سی جاگی کاش یہ خوبصورت انسان اللہ نے اس کے نصیب میں لکھا ہوتا

"شازل پہلے مجھے ڈراپ کردو میرا گھر قریب ہے" بینا شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"اوکے بیٹے" یہ کہتے ساتھ بینا کے گھر کی طرف گاڑی کا رخ کر لیا۔ ٹھیک ۱۵ منٹ کے بعد بینا کا گھر آگیا اور شازل سے مل کر باہر چلی گئ۔

"ہیلو یزدان کیا ہوا بولو"

ابھی بینا گاڑی کا دروازہ بند کر رہی تھی شازل کا فون بج اٹھا

"یار تم کہا ہو جلدی پہنچو ہانیہ کو لے کر احمد چاچو بار بار ہانیہ کو پکار رہے ہے"

"ہم بس پہنچ رہے ہے"

کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا

"ہانیہ آگے آجاؤ"

ہانیہ جو اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی شازل کی پکار پر اس کی طرف دیکھا۔جی اچھا کہہ کر آگے ہئے چلی گئ۔

"یہ ہم کہاں جا رہے ہے یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے"

شازل کو اپوزیٹ روٹ پر مسلسل گاڑی چلاتے دیکھ کر بولی

"یہ ہاسپٹل کا راستہ ہے"

"ہم ہاسپٹل کیوں جا رہے ہے"

ہانیہ نے پریشانی میں سوال کیا

"بس پہنچنے والے ہے وہاں جا کر پتہ چل جائے گا مزید کوئی سوال نہیں"

ہانیہ جس نے بولنے کے لیے لب واک کیے تھے شازل کے منع کروانے پر خاموش ہو گئی۔ ٹھیک ۱۰ منٹ کے بعد گاڑی ہاسپٹل کی پارکنگ میں روکی۔

"چلو میرے ساتھ اندر آؤ۔" ہانیہ جس کا دل گھبرا رہا تھا شاید کچھ بُرا ہونے والا ہے۔ شازل کے کہتے ہی اُس کے ساتھ چلنے لگی

"تایا ابو آپ سب یہاں کیا کر رہے ہے میرے ماما بابا کدھر ہے"

سارے گھر والوں کو ہاسپٹل میں دیکھ کر اپنے ماں باپ کے متعلق سوال کرنے لگی

"ہانیہ میری جان میرے پاس آؤ میں بتاتی ہو"

عروب ہانیہ کو اپنے گلے لگاتے ہوئے بولی

"بھابھی داجان کہا ہے میرے ماما بابا کوئی بھی نظر نہیں آ رہا ہے"

"ہانی تمہارے ماما بابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جب وہ تمہیں کالج سے پِک کرنے آرہے تھے ڈاکٹرز کا کہنا ہے اُن کے پاس وقت بہت کم ہے"

ہانیہ کو لگا جیسے ہسپتال کی چھت اُس کے اوپر گرِ گئی ہے

"یہ آپ کیا بول رہی ہے بھابھی ایسا کیسے ہو سکتا ہے آج میری سالگرہ ہے ہم نے آج کا دن ساتھ گزارنا تھا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے"

خود کو عروب کے حصار سے نکالتے ہوئے چیخ کر بولی

"میرے ماما بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گے یہ ڈاکٹر جھوٹ بولتے ہے آپ کو نہیں پتہ میں ابھی اُن کے پاس جاؤں گی آپ دیکھیے گا وہ ٹھیک ہو جائے گے"

زور و شور سے روتے ہوئے بولی

"آپ میں سے ہانیہ کون ہے پیشنٹ اُن کو بُلا رہے ہے"

ابھی عروب کچھ کہتی ڈاکٹر نے آکر کہا

"میں ہو" ہانیہ نے فوراً آگے آتے ہوئے بولا

"آپ آئے میرے ساتھ" کہتے ساتھ ہی آئی سی یو کی طرف قدم بڑھا دیے۔

"بابا میرے بابا"

ہانیہ نے احمد صاحب کو مشینوں میں جکھڑے دیکھا فوراً سے بھاگ کر اُن کے پاس گئی

"بیٹ۔بیٹا" مُشکلوں سے بولے

"جی بابا بولے" اُن کے ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بولی

"بیٹا شا۔شازل سے شا۔شادی کر لو۔میں نے با۔باسے با۔ت ک۔کی ہے" مشکلوں سے اپنا جملہ مکمل کرتے ہوئے بولے

"بابا جیسا آپ چاہے گے بالکل ویسا ہی ہو گا" اُن کی باتوں کا مطلب سمجھے بغیر فوراً سے بولی

شازل جو ابھی اندر داخل ہوا تھا ہانیہ کے جواب پر ضبط سے آنکھیں بند کی۔اتنی دیر میں ڈاکٹر اندر داخل ہوا

"سوری ان کی مسسز کی death ہو گئی ہے" شازل کو بتا کر چلا گیا

"بابا آپ میری گڑیا کا خیال رکھیے گا" احمد صاحب اپنا ماسک اُتارتے ہوئے بولے

"بیٹا میں خیال رکھوں گا تم فکر نہیں کرو بلکہ ابھی ہانیہ اور شازل کا نکاح کروا دیتے ہے"

شازل جو عجوہ بیگم کے انتقال کے بارے میں بتانے آیا تھا اپنے دادا کے جملے پر حیرانی سے اُن کی طرف دیکھنے لگا

"شکریہ با۔ب۔با" احمد صاحب کا سانس اُکھڑنے لگا

"یزدان جاؤ بیٹا مولوی صاحب کا انتظام کرو"

یزدان جو ابھی داخل ہوا تھا اپنے دادا کی بات پر حیران ہوا اور ساتھ ہی جی کہہ کر باہر کی راہ لی

"ہانیہ" جو اپنے باپ کے ساتھ کھڑی نرس سے اپنی ماں کی طبعیت کے بارے میں پوچھنے والی تھی شازل کی پُکار پر اُس کی طرف دیکھا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے باہر آنا ذرا" عجلت میں اپنی بات کہی

"شازل بابا کی طبعیت۔۔۔" ابھی اپنا جملہ مکمل کرتی شازل دوبارہ بول پڑا

"پلیز صرف دو منٹ کیل ئے" کہتے ساتھ ہی باہر چلا گیا اور ساتھ ہی ہانیہ بھی چلی گی' احمد صاحب اب غنودگی میں جا رہے تھے

"ہانیہ میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا پلیز سمجھنے کی کوشش کرو"

ہسپتال کے کوریڈور میں لا کر جلدی سے اپنی بات کہی۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہے بابا کی حالت دیکھی میں کیسے انکار کرو" کالج یونیفورم میں ملبوس اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"ایسا مت کہو پلیز میں بینا سے محبت کرتا ہو میں اُسی سے شادی کرنا چاہتا ہو میں انکار کرو گا تو سب ناراض ہو گے پلیز سمجھنے کی کوشش کرو" بہت منت والے لہجے میں بولا شاید وہ اُس کی بات سمجھ جائے

"شازل میں انکار نہیں کر سکتی" کہتے ساتھ ہی نظریں چُرا گئی۔ اُس کے دل میں چور تھا یا وہ اپنے والد صاحب کا بھرم رکھنا چاہتی تھی شازل یہ بات سمجھ نہ سکا۔

"ہانیہ تم کیوں نہیں سمجھ رہی میں بینا سے محبت کرتا ہو تم میری زندگی میں کئی بھی نہیں ہو"

آخری اُمید کے تحت بولا شاید مان جائے۔

"شازل نکاح خواں اور گواہ آ گئے ہے اندر آ جاؤ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شازل جو ہانیہ سے کچھ کہنے ہی والا تھا یز دان کی آواز سُن کر قرب سے آنکھیں میچھی۔ہانیہ وہاں سے جا چکی تھی۔شازل کے دل میں ہانیہ کے لیے نفرت کے بیج نے جنم لے لیا تھا۔اب دیکھنا یہ تھا یہ بیج درخت بنتا ہے یا وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

"نکاح اسپیشل"

"شازل عالیان ولد عالیان عالم شاہ آپ کا نکاح ہانیہ احمد ولد احمد عالم سے طہ پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.....!"

"قبول ہے"خود غرض لڑکی قبول ہے

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے......!"

"قبول ہے"تمہاری زندگی جہنم بنانے کیل ئے میں تمہیں قبول کرتا ہو

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.....!"

"قبول ہے "میں تم سے ہمیشہ نفرت کیلئے قبول کرتا ہو

مولوی صاحب نے نکاح نامے پر دستخط کرواتے ہی اپنے قدم ہانیہ کی طرف بڑھادیے جو اپنے باپ کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی

"ہانیہ احمد ولد احمد عالم آپ کا نکاح شازل عالیان ولد عالیان عالم سے طہ کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے....!"

"ق۔قبو۔قبول ہے "مجھے شازل عالیان اپنے بابا کی رضامندی کے ساتھ قبول ہے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے....!"

"قبول ہے "اللہ میں شازل عالیان کو دل سے قبول کرتی ہو۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.......!"

"قبول ہے "میں اپنے دل کی پہلی محبت کو اپنے نکاح میں قبول کرتی ہو

حال:

"یاد آیا کچھ تمہیں اب تم رخصتی کی تیاری کرو۔ میرے پاس آنے کی کیونکہ اب میں ایک منٹ کی دوری نہیں برداشت کر سکتا"

اُس کے چہرے پر بال سائیڈ کرتے ہوئے بولا

"چلو شاباش اب اپنے کمرے میں جاؤ اور ہاں اچھی بیویاں اپنے شوہروں کی باتیں کسی کو نہیں بتاتی "اُس کو دھمکاتے ہوئے بولا کہ کی گھر والوں کا نہ بتادے۔ ہانیہ اپنے آنسوئں صاف کرتے ہوئے کمرے سے باہر بھاگی۔

"عروب میں نیچے پورچ میں ویٹ کر رہا ہو آجاؤ "یزدان عروب کو کہتے ساتھ ہی اپنی گاڑی کی چابی لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"اوکے "کہتے ساتھ ہی اپنی چادر سے اپنا وجود چھپانے لگی کیونکہ ۷ مہینہ شروع ہو گیا تھا۔

"ہیلو کون۔۔۔؟"یزدان جو گاڑی میں بیٹھا عروب کا انتظار کر رہا تھا اپنے موبائل پر کال آتے ہی ریسو کی

"اتنی جلدی بھول گئے چلو میں خود ہی بتا دیتا ہو تمہاری موت"کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا

"بکواس بند کرو اپنی بلال اکبر۔تم سے بڑا خبیث انسان نہیں دیکھا میں نے"غصے سے بولا

"تمہاری وجہ سے ہمیں لاکھوں کا نقصان ہوا ہے وہ بھی تب جب ہمیں اس ڈیل کی سب سے زیادہ ضرورت تھی اور میرے بابا کو بھی تمہاری وجہ سے heart attack ہوا ہے"

یزدان بہت تحمل سے اُس کی بکواس سُن رہا تھا۔

"ہم تمہارے ساتھ کانٹریکٹ نہیں کرنا چاہتے تھے بس ہم نے ڈیل ختم کر دی"بے تاثر لہجے میں بولا۔

"اس بات کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار رہنا یزدان سکندر"دھمکی دیتے ہوئے بولا

"اوکے ہو گئی بکواس اب فون بند کر دو"

ساتھ ہی فون بند کر دیا۔

"شمس مجھے ابھی کے ابھی یزدان سکندر کی ساری detailsبتاؤ کہاں ہے کس کے ساتھ ہے"

بلال نے اپنے PAسے کہا

"جی سر میں ابھی بتاتا ہو" کہتے ساتھ ہی آفس سے باہر چلا گیا۔ لیکن بلال اکبر کے ارادے نیک نہیں تھے۔

"یار عروب اتنی دیر کون لگاتا ہے میں کب سے انتظار کر رہا ہو"

عروب کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر بولا جو ۱۵ منٹ کے بعد آئی تھی

"لڑکیوں کو دیر سویر ہو جاتی ہے آپ کو نہیں پتہ کیا" خفگی سے بولی

"وہی تو میں کہوں لڑکیوں کو ہوتی ہے تمہیں کیوں ہوئی" یزدان نے گاڑی چلاتے ہوئے عروب کو تنگ کیا۔ اب وہ گاڑی مین روڈ پر ڈال رہا تھا

"کیا مطلب ہے آپ کی بات کا میں ابھی صرف ۲۳ سال کی ہوں اور آپ نے مجھے لڑکیوں کی کیٹگری سے نکال دیا ہے میں نہیں کرتی آپ سے بات اب مجھے بُلانے کی کوئی ضرورت

نہیں ہے اُنھی کو بھلایئے گا جن کو آپ لڑکی سمجھتے ہے" یزدان کی بات کا مطلب سمجھتے ہی بولنا شروع کر دیا۔ یزدان عروب کو غصے میں دیکھ کر فورن سے بولا

"عروب میں مزاق کر رہا تھا۔ تم سیر یس کیوں ہو رہی ہو۔ اچھا میری جان بات تو سنو۔۔۔"

عروب کو ناراض ہوتے دیکھ کر اپنے مزاق پر لنعت بھیجی آخر کیا ضرورت تھی یہ کہنے کی

"نہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے کوئی بات" اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے بولی

"اچھا سوری پلیز آخری دفعہ معاف کر دو اب نہیں بولوں گا" عروب کا کان پکڑتے ہوئے بولا

"عروب مسکراتے ہوئے یزدان کے سینے سے لگ گئ۔

"اچھا اب دھیان سے ڈرائیوانگ کرے" اُس کا دھیان ڈرائیوانگ کی طرف کرواتے ہوئے بولی

"اوکے بوس"

"شمس ابھی تک تم نے میرا کام نہیں کیا" بلال شمس کو اپنے کیبن میں بُھلا کر پوچھ رہا تھا

"سر ہو گیا آپ کا کام اس فائل میں ساری details ہے" فائل بلال کے آگے رکھتے ہوئے بولا

"نہیں تم بتانا شروع کرو میں سُن رہا ہو"

سر یزدان کی شادی ایک سال پہلے ہوئے تھی۔اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے۔ان کی کوئی بہن نہیں ہے"

"ٹھیک اور کچھ اس کے بارے میں پتہ ہے"

"جی اگلے ہفتے سے اِن کے کزن کی شادی سٹارٹ ہو رہی ہے شازل کی جو 50% شئیر کا مالک ہے"

"او کے مجھے best shooter کے بارے میں بتاؤ"

"کیا مطلب سر میں سمجھا نہیں" شمس نا سمجھنے والے انداز میں بولا

"اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے simple ایک ایسے گینگ کے بارے میں بتاؤ جو ایک ہی گولی سے سامنے والے انسان کو اُوپر پہنچا دے"

"جی سر میں جانتا ہوا ایک ایسے گینگ کو آپ کہے تو بات کروادوں۔"

"نہیں ابھی نہیں شازل کی شادی ہے اگلے ہفتے تو اُس کی برات سے ایک دن پہلے میری اُس گینگ سے میٹنگ arrange کرو"

"اوکے سر" کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف چلا گیا۔

"تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے یزدان سکندر" کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہندی اسپیشل:

سفید حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جارہا تھا۔ہر طرف شور کا سماں تھا کیونکہ آج عالیان عالم کے اکلوتے سپوت کی شادی تھی۔

"سعدی بیگم جلدی کرے بابا بُھلا رہے ہیں۔ باہر مہمان آنا شروع ہو گ ئے ہیں۔ بچوں کو کہے جلدی کریں" عالیان جو ابھی داخل ہوئے تھے حویلی میں سعدی بیگم سے مخاطب ہوئے جو شُگن کی ٹوکریوں کو پیک کروا رہی تھی

"جی بس سب بچیاں مل کر ہانیہ کو تیار کر رہی ہے" عجلت میں جواب دیا۔

"ہانی کیا ہو گیا ہے تم کیوں رو رہی یہ وقت سب لڑکیوں پر آتا ہے اور ویسے بھی تم کون سا دور جا رہی ہوں۔ ساتھ والے کمرے میں تو جانا۔ شازل بھائی بہت خیال رکھے گے تمہارا"

عروب جو ہانیہ کا میک اپ سیٹ کر رہی تھی اُس کو دوبارہ سے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ کر فورن سے بولی۔

"نہیں بس ویسے ہی دل عجیب ہو رہا ہے" شازل والی بات کو چھپاتے ہوئے بولی

"اچھا ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھوں" اُس کو آئینے کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولی۔

"ماشاءاللہ" عروب فورن سے بولی کہی نظر ہی نہ لگ جائے۔ ہانیہ سچ میں کسی گڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔ یلو لہنگا گرین چولی پہنے۔ پھولوں کے گہنے پہنے وہ ایک پھول لگ رہی تھی۔

"کیا میں جتنی پیاری لگ رہی ہو میرا نصیب اتنا پیارا ہو گا" ہانیہ نے اپنے دل سے پوچھا

"ارے کیا سوچ رہی ہو" عروب نے اُس سے سوال کیا۔

"نہیں کچھ نہیں بس ماما بابا کی یاد آ گئی تھی" آنکھوں میں آنسو لیے بولی

"ارے پلیز اب نہیں رونا ورنہ شازل بھائی کہے گے کیسی روتوں بیوی مل گئی ہے"

"اُن کو تو ایسی بیوی چاہیے ہی نہیں" بے خیالی میں بول گئی۔

"کچھ ہوا ہے تمہارے اور شازل بھائی کے درمیان بتاؤ مجھے. میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہو تم خاموش خاموش ہو"

"نہیں کچھ نہیں ہوا بھابھی آپ پریشان نہ ہو"

نرم لہجے میں بولی

"ہانی میری بات سنو میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہے۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر ایک دوسرے سے ناراض رہو گے تو رشتہ کمزور ہو جائے گا۔ تم ہمیشہ اُن کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا ورنہ تمہاری جگہ کوئی اور لے لے گا سمجھ رہی ہونا" عروب اُس کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی بھابھی سمجھ گئی" عروب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"شاباش چلو اب مُسکرا کر دکھاؤ" ہانی کو چھیڑتے ہوئے بولی

"عروب آپی ہانی آپی کو نیچے لے آئے دولہا بھائی بھی آگئے ہے" ہانی کی کزن نے آکر پیغام دیا۔

"چلو ہانی تمہارے پیا صاحب آگئے ہے"

"بھابھی نہیں کرے" ہانی بلش کرتے ہوئے بولی

"بہو شازل آگیا ہے ہانی بیٹا کو بھی بُلا لو تا کہ رسم شروع کرے" عالم صاحب سعدیہ بیگم سے مخاطب ہوئے جو مہمانوں کو ویلکم کر رہی تھی۔

"جی بابا پیغام بھیجا ہے عروب لے کر آتی ہی ہو گی ہانی کو"

مہندی کا انتظام لون میں کیا گیا تھا۔ لون کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

"شازل یار آج تو مُسکرا لے تیری مہندی ہے" یزدان جو کب سے شازل کو چھپ بیٹھے دیکھ رہا تھا مزید برداشت نا ہوا تو خود ہی پوچھ بیٹھا

"تو اور کیا ناچنا شروع کر دو" شازل جو کب سے منہ بنا کر بیٹھا تھا یزدان کے سوال پر بھڑک اُٹھا۔

"یار شازی کیا ہو گیا ہے اتنا پیارا لگ رہا تھا جب تک چھپ تھا منہ سے آگ کیوں نکال رہا ہے"۔

"تو ابھی اپنا منہ بند رکھ کمینے خود تو پسند کی شادی کر کے بیٹھ گیا ہے"

"یار ہانی ایک اچھی لڑکی ہے تو دیکھی ایک دن خود اس بات کا اعتراف کرے گا۔اب چھوڑ ان باتوں کو سب ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔اور شکل سیدھی کر اتنا پیارا لگ رہا ہے" شازل جو سفید شلوار قمیض میں ملبوس اوپر چادر لیے نیچھے پشاوری چپل پہنے ہوئے آسمان سے اُترا شہزادہ لگ رہا تھا۔یزدان کی تعریف پر منہ بنایا۔

"اچھا دیکھ کر بتا خالہ آئی ہے وہ ناراض تھی مجھ سے اُن کو شادی سے دو دن پہلے بتایا تھا" شازل نے اپنی کزن خالہ کے مطلق سوال کیا۔

"اچھا میں دیکھتا ہوں" ابھی جانے ہی والا تھا جب کرن بیگم کی فیملی اسٹیج کی طرف آ رہی تھی۔

"خالہ آپ کیسی ہے" کرن بیگم فورن سے آگے ہو کر شازل کے گلے لگی۔ شازل نے گلے ملتے سوال کیا۔

"میں ٹھیک ہو شازی لیکن تم سے ناراض ہو۔ تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی۔ تمہاری شادی ہے اور مجھے دو دن پہلے پتہ چل رہا ہے" اپنی آنکھوں میں آنسوئں سموئے بولی۔

"نہیں خالہ ایسی بات نہیں۔ بس سب کچھ بہت اچانک ہوا ورنہ آپ جانتی میں آپ سے کتنا پیار کرتا ہوں" کرن بیگم کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے بولا

"بس کر دو مجھے سب پتہ ہے"

"فروا تم سناؤں کیسی ہو۔ کافی دیر کے بعد چکر لگایا ہے۔ اگر میری شادی نہ ہوتی تو تم نے آنا ہی نہیں تھا"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے شازل مصروف تھی بس اس وجہ سے" فروا فورن سے شیریں لہجے میں بولی

"چلو تم کہتی ہو تو مان لیتے ہے" مسکراتے ہوئے بولا۔اتنی ہی دیر میں دولہن آنے کا شور اُٹھا ۔سب کی نظریں اینٹرینس پر تھی جہاں سے ہانیہ اینٹر ہو رہی تھی۔ایک سپوٹ لائٹ تھی جس میں ہانیہ کا چہرہ دمک رہا تھا۔

"امی آپ نے بولا تھا شازل کی شادی مجھ سے ہو گی یہ کیا ہو رہا ہے۔اگر یہ ہی سب کچھ کرنا تھا تو شازل کے خواب کیوں دیکھائے مجھے "فروا کے لہجے میں غصہ ہی غصہ تھا۔

"آہستہ بولوں سب کی نظریں یہی پر ہے کوئی سُن لے گا"

"مجھے نہیں فکر کسی کی مجھے شازل کو ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے" جنونی انداز میں بولی۔

"پاگل لڑکی ابھی صرف شادی ہوئی ہے ویسے بھی کوئی بھی شازل کا چہرہ دیکھ کر بتا سکتا ہے ۔وہ اس شادی سے خوش نہیں ہے۔ تمہیں تھوڑا سا صبر رکھنا ہے۔تم دیکھنا کیسے میں ہانیہ کلموہی کو شازل کی زندگی سے نکالتی ہوں" کرن بیگم نے ہلکی آواز میں سرگوشی کی اور فروا کا دھیان شازل کی طرف کروایا جو لاپرواہ سا بیٹھا تھا جیسے اُس کی شادی نہیں وہ کسی کی شادی میں آیا ہے۔

"شازل ہانیہ کا ہاتھ پکڑ اُٹھ کر وہ اسٹیج تک پہنچنے والی ہے" یزدان نے شازل کا دھیان ہانیہ کی طرف کروایا جو چند قدم کی دوری پہ تھی۔

"اگر وہ چل کر آسکتی ہے نا یہاں تک تو بیٹھ بھی سکتی ہے۔ میرے سے اس طرح کے کام نہیں ہوتے" شازل انتہائی غصے والے لہجے میں بولا۔ یزدان نے زیادہ بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ وہ جانتا تھا شازل اس وقت بہت غصے میں ہے۔

اتنی دیر میں عروب، سعدیہ بیگم ہانیہ کو اسٹیج پر بیٹھا رہی تھی۔

"ماشاءاللہ ہانی تو بہت پیاری لگ رہی ہے" سہلہ بیگم نے ماتا چومتے تعریف کی۔ تبھی شازل کا دھیان ہانیہ کی طرف گیا۔

اِس کو دیکھ کر شازل کا دل بھی پریشان ہو گیا۔ کیا واقع کوئی اتنا پیارا لگ سکتا ہے مہندی کا جھوڑا پہن کر۔ دل نے اُسی وقت گواہی دی ہانیہ احمد لگ سکتی ہے اتنی پیاری۔

"تم میرے دل ہو اُس کی وکالت کیوں کر رہے ہو" فورن اپنے دل کو ڈپٹا جو ہانیہ کو دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔

"چلو اب رسم شروع کرو پہلے ہی دیر ہو گئی ہے" داجان نے سب کو رسم کی طرف متوجہ کیا

"جی جی ضرور" عروب نے کہتے ساتھ ہی ہانیہ کا ہاتھ شازل کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ دونوں ہڑبڑا گئے۔

"کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو یہ رسم ہے" اُن دونوں کے ہاتھوں پر پتہ رکھ کر اُس کے اوپر مہندی لگاتے ہوئے بولی۔ ہانیہ کا ہاتھ شازل کے ہاتھ کے اوپر تھا۔

"تمہارا ہاتھ کیوں کانپ رہا ہے کھا نہیں جاؤ گا تمہیں تو یہ ڈرامے بازی بند کرو" شازل مسلسل ہانیہ کے ہاتھ کو کانپتے دیکھ کر دانت پیس کر آہستگی سے ہانیہ کے کان میں بولا۔

"ارے باتیں بعد میں ابھی ادھر دھیان دے" فروا جو پاس ہی کھڑی تھی شازل کو ہانیہ سے باتیں کرتے دیکھ کر فورن سے بولی۔

"ارے میرا دھیان ادھر ہی ہے تم بتاؤ"

شازل فورن سے اپنا موڈ اچھا کرتے بولا۔ فروا ہانیہ کو جلانے کے لیے پاس ہی بیٹھ گئ۔ ہانیہ نے شازل کو فروا کے ساتھ ہنستے ہوئے دیکھا اور سوچا کاش یہ شخص اِس کے ساتھ بھی ایسے مُسکراتا۔

Clubb of Quality Content

"میں تجھے دیکھتی تو رہتی ہو مگر مجھ سے تیرے چاہنے والے نہیں دیکھے جاتے" ہانیہ نے شازل کو دیکھتے اپنے دل میں کہا۔

ہانیہ نے اپنا دھیان شازل کی طرف سے ہٹا لیا کیونکہ اُس کو اندازہ ہو گیا تھا وہ اُس کو جیلس کروا رہا ہے۔

سب بڑے رسم کر چکے تھے۔ شازل اور یزدان اب لڑکوں والی سائیڈ پر چلے گئے تھے۔ پردے کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔ اب صرف چند عزیز رشتے دار رہ گئے تھے اُن میں کرن بیگم اور فروا بھی تھی۔

"عروب ہانیہ کو کمرے میں لے جاؤ۔ کب سے ایک جگہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا ڈریس چینج مت کروانا" سعدیہ بیگم ہانیہ کا تھکا ہوا چہرہ دیکھ کر بولی۔

"ویسے بہت ہی ٹھنڈے نصیب ہے تمہارے بیٹا. پہلے جب تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے شادی کی تو دادا جان نے گھر سے نکال دیا اور جب تم پیدا ہوئی تو احمد کا بزنس میں لوس ہو گیا پھر وہ روتا دھوتا معافی مانگنے چلا آیا دادا جان نے معاف کر دیا۔ پھر تمہاری سالگرہ والے دن تمہارے والدین کا انتقال ہو گیا اور تمہارا نکاح شازل سے ہو گیا" کرن بیگم سے رہا نہ گیا تو ہانیہ

کو پریشان کرنے کا نیا طریقہ ڈھونڈ لیا۔ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے نہ وہ خود خوش رہتے ہے نہ دوسروں کو رہنے دیتے ہے کرن بیگم کا شمار بھی اُنھی لوگوں میں ہوتا تھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو کرن" ہانیہ جو کرن بیگم کی بات سُن کر رونے والی ہو گئ تھی۔ سعدیہ بیگم ہانیہ کو اپنے ساتھ لگاتی ہوئے بولی

"میرا وہ مطلب نہیں ہے سعدی میں کہنا چاہ رہی ہو بن ماں باپ کی بچی ہے۔ مجھے تو شازل خوش نہیں لگ رہا تھا اس شادی سے کیسا نصیب ہے نہ نا ماں باپ کی محبت ملی نہ شوہر کی" کرن بیگم بنا کسی موقع کا لحاظ کیے اپنی زبان کے جوہر دکھا گئ۔ ہانیہ کو بے ساختہ اپنی بے بسی پر رونا آنے لگا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو تم کرن خوشی کا موقع ہے اور ویسے بھی کس نے بولا شازل ہانی سے پیار نہی کرتا مجھے اپنے بچے اور اپنی تربیت پر پورا یقین ہے کہ شازل ہانیہ کا مکمل خیال رکھے گا ۔ شروع شروع میں دونوں کو ٹائم لگے گا لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا" ہانیہ کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے بولی

Clubb of Quality Content

"سعدی کیا ہو گیا ہے میں نے ویسے ہی بات کی تھی تم تو ناراض ہی ہو گئ" کرن بیگم فورن بات کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"نہیں کرن آئندہ احتیاط کرنا۔ جاؤ عروب ہانیہ کو کمرے میں لے جاؤ" کرن بیگم کو جواب دیتے ساتھ ہی عروب سے بولی۔

"چلو آجاؤ ہانی تمہیں کمرے میں چھوڑ دو" عروب ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بولی۔

"ہانی کیا ہو گیا ہے کب تک کرن آنٹی کی باتوں پر روتی رو گی" عروب ہانیہ کو ڈانٹتے ہوئے بولی جو کب سے کرن بیگم کی باتوں پہ رو رہی تھی

"میں مانوس ہو بھابھی آپ بتائے کیا میں نے بولا اللہ سے کے میرے ماں باپ کو اپنے پاس بلا لے نہی ناتو پھر انہوں نے کیوں ایسے بولا کیا شازل مجھے کبھی قبول نہی کرے گے۔ میں ان سی بہت محبت کرتی ہو میں نے تو اللہ سی صرف شازل کو مانگا تھا لیکن مجھے نفرت کیوں مل رہی ہے انکی" روتے ہوئے عروب کے گلے لگ گئ شاید سکون مل جائے۔

"میری جان رونا بند کرو شادی والا گھر ہے سب کیا سوچے گے چلو چُھپ کرو" عروب اُس کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے بولی

"بھابھی میرا دل کر رہا ہے میں چیخ چیخ کر روؤں کے شازل میرے ہونے کے باوجود بھی میرے نہیں ہے" دھاڑے مارتے ہوئے بولی

"ہانی میری جان کیا کر رہی ہو کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہو جائے گا" ہانیہ کو سنبھالنا عروب کو مشکل ہدف لگ رہا تھا۔ کیونکہ پہلے کبھی بھی ایسا بیہو نہیں کیا۔

"بھابھی آپ جائے میں اب ٹھیک ہوں" فورن سے اپنے آنسوئں صاف کیے کہی عروب کی طبعیت ناخراب ہو جائے۔

"نہیں میری جان میں تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں جاؤ گی" ہانیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

"نہیں بھابھی دیکھے میں ٹھیک ہو بالکل اب آپ جائے یزدان بھائ آپ کا انتظار کر رہے ہو گے" شاید وہ اس ٹائم اکیلے رہنا چاہتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے وعدہ کرو اب نہیں رو گی" عروب اُس کے ماتھے کو چُوم کر باہر کی طرف چلی گئ۔ عروب نے ہانیہ کو ہمیشہ چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کیا تھا۔ ابھی عروب نے ہانیہ کے کمرے کا دروازہ بند کیا ہی تھا کہ شازل سامنے سے آتا ہوا دکھائ دیا

"شازل بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے کیا آپ کے پاس تھوڑا سا وقت ہے" شازل جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا عروب کی پُکار پر رکھا۔

"گڑیا کوئی ضروری بات کرنی ہے آپ نے" نرم لہجے میں بات کی

"جی شازل بھائی لیکن اکیلے میں کرنی ہے" عروب نے شازل کے پاس جا کر کہا۔

"اوکے آجاؤ چھت پر چلتے ہے" کہہ کر مزید رُکا نہیں چھت کی طرف بڑھ گیا۔ عروب بھی اُس کے پیچھے چل پڑی۔

"شازل بھائی آپ کے اور ہانی کے درمیان کیا رشتہ ہے" شازل اور عروب چھت پر رکھی کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔ اس کے غیر متوقع سوال پر شازل نہ سمجھنے والے انداز میں عروب کی طرف دیکھا۔

"ایسے مت دیکھیں شازل بھائی۔ میاں بیوی کا رشتہ بہت حساس ہوتا ہے لیکن آپ کے رویے کو دیکھ کر سب یہی کہہ رہے تھ کہ آپ ہانیہ کے ساتھ خوش نہیں ہے آخر کیوں آپ یہ سب کر رہے ہے" عروب آخر کار پھٹ پڑی آخر یہ شخص چاہتا کیا ہے۔

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہانیہ کے ساتھ" شازل فوراً سے اپنی صفائی میں بولا۔

"تو پھر کیوں آپ کے رشتے دار ہانیہ کو مانوس کہہ رہے ہیں کیوں سب کی زبان پر ایک ہی بات ہے شازل اس شادی سے خوش نہیں ہے کیوں وہ اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے بھی یتیم مسکین جیسے الفاظ سُن رہی ہے"

"کیا مطلب کس نے بولا اُس کو" شازل جس کو سُن کر شاک لگا تھا وہ یہ سوچ رہا تھا ہانیہ کی کیا حالت ہوئی ہو گی۔

"آپ کی خالہ نے وہ بھی سب کے سامنے۔ آپ اسکے شوہر ہے اور ہر لڑکی کی طرح اسکی بھی خوائش ہے اسکا شوہر اسکو defend کرے۔ آج اسکی مہندی تھی خوش ہونے کی بجائے اسکی آنکھوں میں آنسوں تھے۔ میں نے اسکی آنکھوں میں خوف دیکھا ہے آپ کو کھونے کا آپ اسکو سمجھنے کی کوشش تو کرے کیا ایک موقع نہی ملنا چاہیے آپ کے اور ہانیہ کے رشتے کو" عروب کا لہجہ سمجھانے والا تھا۔ بے شک وہ شازل سے عمر میں چھوٹی تھی۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ہانیہ اور شازل اپنا رشتہ خراب کرے کسی کی وجہ سے۔

"میں کوشش کرو گا آئندہ ایسا نہ ہو" شازل کو سمجھ نہ آئی اب اسکو کیا کہنا چاہیے۔ چھوٹا سا جملہ کہہ کر بات ختم کی۔

"آپ میری ایک بات مانے گے شازل بھائی" گزارش کرنے والا لہجہ تھا

"بولوں گڑیا اور تم گزارش نہیں حکم کرو"

"آپ اپنے کمرے میں جانے سے پہلے ایک دفعہ ہانیہ سے مل کر جائیے گا پلیز یہ میری درخواست ہے"

"ٹھیک ہے" شازل کے دل میں ہانیہ کے لیے محبت تو نہیں البتہ ہمدردی نے ضرور جگہ لے لی تھی۔

"شکریہ شازل بھائی میں بہت خوش ہو۔آپ دکھیے گا ہانیہ ایک اچھی ہمسفر ثابت ہو گی" ابھی شازل کچھ کہنے ہی والا تھا کہ یزدان صاحب نے اینٹری ماری۔

"روب تم اوپر کیا کر رہی ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا تھا"

"لو آگیا جوروں کا غلام" شازل یزدان پر طنز کرتے ہوئے بولا

"بیٹا ٹینشن نہ لے ایک رات کی ہی بات پھر تو بھی اسی کیٹگیری میں شامل ہو گا" یزدان کا پیچھے رہنے والا تھا۔

"چل بیٹا میں تو چلا سونے ویسے ہی بہت ٹائم ہو گیا ہے" اپنی کرسی سے کھڑا ہو کر بولا۔

"بھائی میری بات یاد ہے نا" عروب شازل کو اپنی بات یاد کرواتے ہوئے بولی

"گڑیا یاد ہے مجھے تم اپنا خیال رکھوں اور اس جن سے دور رہا کرو"

یزدان جو عروب کے پاس بیٹھا تھا شازل کی بات پر تَپ اُٹھا۔

"تو ایک نمبر کا وہ ہے" یزدان نے خود کو بُرا الفاظ کہنے سے روکا

"کیا وہ اچھا چل کان میں بتا دے" شازل کو تجسس ہوا کہ یزدان کیا کہنے والا ہے اس لیے فورن سے کان میں بولنے کی آفر کروائ

"تو ایک نمبر کا کتا ہے" کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا۔ عروب اس وقت خاموش تماشائ بنے اس سارے منظر کو دیکھ رہی تھی آخر کر کیا رہے ہے یہ دونوں۔

"ابے سالے ابھی میں گر جاتا" شازل نے سنتے ساتھ ہی یزدان کو دھکا دیا جو گرنے سے بامشکل بچا تھا۔

"کاش تو میری نظروں سے گرنے کی بجائے زمین پر گر جاتا شاید مجھے بُرا نا لگتا" اپنے بارے میں یزدان کے خیالات سُن کر شازل کا دل کیا اس کی گچی مڑوڑ دے۔

"اچھا زیادہ نہ بول مزاق کر رہا تھا" یزدان قہقہ لگاتے ہوئے بولا جس پر شازل کو اور تپ چڑی

۔

"دفعہ ہو جا رہا ہوں میں نیچھے" کہتے ساتھ ہی نیچھے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے شازل بھائی کے کان میں کیا بولا جو وہ اتنا غصہ کر رہے تھے" عروب شازل کے جاتے ہی یزدان کی طرف متوجہ ہوئی

"تمہیں بھی بتا دو" یزدان سریس انداز میں بولا

"جی بالکل" عروب کو بھی تجسس ہوا ایسا بھی کیا بول دیا۔

"میں نے بولا وہ آج ہوٹ لگ رہا ہے کیا آج کی رات اُس کے ساتھ گزار لو کیونکہ میری بیوی مجھے منہ نہیں لگاتی" یزدان نے نہایت سیریس انداز میں بات کی۔

"کیا آپ نے یہ بولا آپ کو شرم نہیں آتی" عروب کو یزدان پر غصہ آ رہا تھا۔

"ارے ہاں نا"

"میں کیا کرو آپ کا اتنے بے شرم ہے آپ" یزدان کے سینے پر مکے مارتے ہوئے بولی

"جب شرم مل رہی تھی تب آپ کہاں تھے"

"میں تمہارے ساتھ سویا ہوا تھا" یزدان نے بڑے آرام سے کہا

"اُف اللّٰہ اتنا بے شرم شوہر میرے لیے ہی لکھنا تھا" عروب نے آسمان کی طرف دیکھتے اونچی آواز میں بولا

"چلو باقی کی باتیں نیچے جا کر اللّٰہ سے پوچھ لینا" اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا

"اوکے چلے نیچے چلتے ہے" عروب نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائ اور نیچے کی طرف قدم بڑھا دی ہے۔

"یہ کتنی معصوم لگ رہی ہے سوتے ہوئے" شازل جو ابھی ہانیہ کے کمرے میں آیا تھا۔ہانیہ کو سوتے ہوئے دیکھتے دل میں سوچا

"لیکن میں کیا کرو مجھے تمہاری خود غرضی نہیں بُھولتی" جہاں پر نرم تاثرات تھے اب وہاں پر سرد تاثُرات نے جگہ لے لی تھی۔

"تم بہت پیاری ہو ہانیہ اس بات کا اعتراف میرا دل کرتا ہے" ہانیہ جو سو رہی تھی نیند کی گولی کھا کر شازل کو اپنے کمرے میں دیکھ لیتی تو شاید غش کھا کر ہی مر جاتی۔ہانیہ کا چہرہ اس وقت میک اپ سے پاک تھا۔چہرے پر مٹھے مٹھے آنسوں کے نشان تھے جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ کافی دیر رونے کا شغل لگایا ہے۔

"آج پہلی بار تمہیں اتنے قریب سے دیکھ رہا ہو اور میرا دل مجھے کسی گستاخی پر اُکسا رہا ہے" شازل ہانیہ کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اُس کے چہرے سے آوارہ لٹوں کو سائیڈ پہ کرتے ہوئے مدہم آواز میں بولا

"میں نے تمہارے اس گال پر تھپڑ مارا تھا نا" ہانیہ کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جہاں تھپڑ مارا تھا

Clubb of Quality Content

"پتہ نہیں کیسے میں بے خود ہو گیا میں تم سے جتنی مرضی نفرت کر لو پر ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہتا تھا۔ وہ سب جلد بازی میں ہو گیا" اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر کان میں سر گوشی کر رہا تھا۔ گال پر بوسہ دیا۔

"چلو اب میں چلتا ہوں" اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ شازل خود اپنے رویے پر حیران تھا کہ آخر ایسا کیا ہو گیا ہے اُس کو یا شاید محبت کی پہلی سیڑھی نے شازل عالیان کے دل میں جگہ لے لی تھی یا پھر یہ ہمدردی تھی۔ اُس کو کچھ سمجھ نا آیا۔ اُس کا کمفرٹر ٹھیک کرتے ساتھ ہی اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے۔ لیکن آج جس چیز کا اضافہ ہوا تھا شازل عالیان میں وہ تھا سکون۔ حلال قربت کا سکون جو کبھی بینا سے نہیں ملا۔

Clubb of Quality Content!

"برات اسپیشل"

"ہانی بیٹا اٹھ جاؤ سیلون نہی جانا کیا" سعدیہ بیگم ہانی کو کب سے پُکار رہی تھی لیکن وہ اُٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"اُف میرے خدایا ہانی بیٹا اتنا تیز بخار ہے تمہیں" سعدیہ بیگم نے ہانی کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی ایسے لگا جیسے انگارے کو چھو لیا ہے۔

"ہانی میری جان آنکھیں تو کھولو" ہانیہ جو نیند کی گولی کا کر سوئی تھی جس کی وجہ سے ہوش میں نہیں تھی سعدیہ بیگم کو اور پریشانی ہو رہی تھی۔

"سکینہ جاؤ شازل کو بلاؤ بولو جلدی آئے اور گاڑی کی چابی لے کر آئے" سعدیہ بیگم نے گھر کی ملازمہ سے بولا جو اُن کے ساتھ ہی کمرے میں آئی تھی۔ حکم ملتے فورن سے شازل کے کمرے کی طرف روانہ ہوئی

"جی آجائے" شازل جو ابھی جم سے آیا تھا۔ ٹریک سوٹ میں ملبوس رف سے حلیے میں بھی چاند کا ٹکرا الگ رہا تھا۔ کمرے میں آنے کی اجازت دی۔

"صاحب جی بڑی بی بی بُھلا رہی ہے اور وہ کہہ رہی ہے گاڑی کی چابی لے کر آیئے گا" سکینہ کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف چلی گئی۔ شازل نے گاڑی کی چابی پکڑی اور سکینہ کے پیچھے چل پڑا۔

"شازل بیٹا جلدی آؤ دیکھوں ہانیہ کو کیا ہو گیا" سعدیہ بیگم جو شازل کا انتظار کر رہی تھی اُس کے آتے ہی فورن ہانیہ کی طرف متوجہ کروایا۔

"کیا ہوا ہے امی ہانیہ کو" ہانیہ کے پاس جا کر ماتھے پر ہاتھ رکھتا بولا

"اِس کو تو بہت تیز بخار ہے" شدید پریشانی کے لہجے میں بولا

"ہاں نا بیٹا تم ایسا کرو اس کو ہاسپٹل لے جاؤ اور وہاں سے سیلون لے جانا کیونکہ آج تم دونوں کی بارات ہے" سعدیہ بیگم شازل کے پاس آتے ہوئے بولی جو ہانیہ کو دیکھ رہا تھا۔ہانیہ جو بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھی چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا بخار کی وجہ سے

بال تکیے پر بکھرے پڑے تھے۔شازل کے دل نے اعتراف کیا تھا ہانیہ احمد کسی بھی حالت میں شازل عالیان کو ڈگمگا سکتی ہے۔

"جی امی آپ اسکا سامان گاڑی میں رکھوائے میں اس کو لاتا ہو" کہتے ساتھ ہی ہانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا۔ایسا محسوس ہوا جیسے کسی بچے کو گود میں اُٹھایا ہے۔اتنا ہلکا کیسے ہو سکتا ہے کوئی اُٹھاتے ساتھ ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"امی سارا سامان رکھوا دیا ہے" شازل ہانیہ کو پسینجر سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

"جی بیٹا رکھوا دیا ہے۔ تم اس کا اچھے سے چیک اپ کروانا۔

مجھے لگتا ہے بچی کو نظر لگ گئی ہے۔ مہندی پر لگ بھی تو پیاری رہی تھی" سعدیہ بیگم شازل کو ہدایت دیتے ہوئے بولی

"جی امی اب میں چلتا ہو" کہتے ساتھ ہی زن سے گاڑی سفید حویلی سے باہر نکالی۔

"ہانیہ آنکھیں کھولوں" آج شاید پہلی بار اُس نے آرام سے پُکارا تھا ہانیہ کا نام۔ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

"ہانیہ" پھر سے پُکارا لیکن جواب نادر۔ ٹھیک دس منٹ کے بعد گاڑی سٹی ہاسپٹل کے باہر رُکی۔ ہانیہ کو اپنی باہوں میں لے کر ایمرجینسی وارڈ کی طرف بھاگا۔

"ینگ مین پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے اُنھوں نے سٹریس لیا ہے اس وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔ ابھی ڈرپ لگائی ہے ہوش آجائے گا" ڈاکٹر نے ہانیہ کا چیک اپ کرتے ہوئے بولا

"کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے"

شازل ہانیہ کو دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا کہ اچانک اتنا تیز بخار ہو گیا۔

"نہیں ینگ مین کوئ پریشانی والی بات نہیں" ڈاکٹر شازل کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے

"شکریہ! آپ کا" شازل اُن کا شکریہ ادا کرتا بولا

"نو نیڈ ینگ مین میرا کام ہے یہ" کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ شازل ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھ گیا تھا۔ تاکہ اُس کا درد کم کر سکے۔ شازل کو اپنے بدلتے دل کی حالت کچھ سمجھ نہ آئ۔

"جلدی ٹھیک ہو جاؤ پلیز" احساسِ ندامت سے جملہ بولا

ہانیہ جو ہوش میں آ رہی تھی اپنے پاس بیٹھے شازل کو دیکھ کر سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"شکر ہے تمہیں ہوش آ گیا" ہانیہ کو ہوش میں آتے دیکھ کر شازل نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"میں یہاں کیسے مطلب۔۔۔" ہانیہ ابھی مزید کچھ بولتی شازل نے اُس کو ٹوک دیا۔

"تمہیں بخار ہو گیا تھا اس وجہ سے امی نے مجھے تمہارے ساتھ ہاسپٹل بھیج دیا" شازل کا لہجہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔

"میری وجہ سے آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوا معافی چاہتی ہوں "اُس کے جواب پر ہانیہ کے دل کو کچھ ہوا ہے

اگر تائی امی نہ کہتی تو وہ خود نہیں لے کر آتا۔ کہتے ساتھ آنکھوں پر بازوں رکھ لیا۔

"قیمتی لوگوں کے لیے میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر سکتا ہوں "شازل نے پتہ نہیں کس جزبات کے تحت یہ بات کر دی۔ ہانیہ جو آنکھوں پر بازوں رکھ کر لیٹی تھی شازل کا جواب سنتے ہی غش کھا اُٹھی۔

"آپ مذاق کر رہے ہے میرے ساتھ "ہانیہ کو لگا جیسے اسنے کچھ غلط سن لیا ہو۔

"تمہارا میرا مزاق ہے کیا "واپس اپنے روعب والے لہجے میں آ کر بولا

"نہیں آپ کا میرا مزاق والا رشتہ تو کیا کوئی رشتہ ہی نہیں ہے "اُس کا جواب سُن کر فورن سے بولی

"ہاں ٹھیک کہا تمہارا اور میرا میاں بیوی کا رشتہ ہے جو سب سے افضل ہے اُس کے لیے ہمیں مزاق مزاق کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے "ہانیہ آج شازل کی باتیں سُن کر حیران ہو رہی تھی ایسا کیا ہو گیا ایک رات میں کا یا کیسے پلٹ گئی۔

"ہانیہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہو۔ تمہیں مجھے سمجھنا ہو گا اور میرا ساتھ دینا ہو گا ۔میرے لیے یہ سب کچھ ایکسپٹ کرنا تھوڑا مشکل ہے لیکن میرا دل تمہاری طرف راغب ہو رہا ہے۔شاید تم اس دل کو اچھی لگنے لگی ہو" شازل نے عروب کی باتیں مان کر ہانیہ کو ایک موقع دینا چاہتا تھا۔

"شازل آپ کی طبعیت ٹھیک ہے"

"ہاں میری ٹھیک ہے اب تم بھی ٹھیک ہونے کی تیاری پکڑ لو۔آج رات نہیں بخشنے والا" ہانیہ شازل کی بات کا مطلب سمجھتے انار کی طرح لال ہو گئ۔

"اومائے گوڈ تم اتنی سی بات پر بلش کر رہی ہو ہانی جان" شازل عالیان کے لیے سب سے زیادہ خوبصورت نظارہ ہانیہ احمد کا بلش کرنا تھا۔اس بات کا اعتراف اُس نے اپنے دل میں کیا تھا ❤️ ۔

"شازل پلیز یہ ہاسپٹل ہے لو سپوٹ نہیں پلیز چھپ کر جائے" ہانیہ شازل کی باتوں پہ شرماتے ہوئے بولی لیکن آج اُس کو شازل کا رویہ بھایا تھا۔

"چلو آج میں اس بات کا اعتراف کرتا ہو ہانیہ شازل نے شازل عالیان کے دل میں جگہ بنالی"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"اور یہ اعتراف ہانیہ شازل کے لیے سب سے خوبصورت اعتراف ہے"

ہانیہ شازل کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"بے شک سچی محبتوں کو منزل مل ہی جاتی ہے شازل میں نے آپ سے سچی محبت کی ہے آپ وعدہ کرے آپ مجھے کبھی چھوڑے گے تو نہیں" ہانیہ روتے ہوئے بولی

"اب مشکل ہے تمہیں چھوڑنا اب تم میرے سینے کے عین بائیں طرف بسنے لگی ہو۔اور میرے سینے کے

عین بائیں طرف دلِ محلہ ہے اور جن کو ایک بار دل میں رکھ لیا جائے اُن کو نکالا نہیں جاتا اور اب میں تمہیں روتے ہوئے نہ دیکھوں" ہانیہ اُس کے اتنے خوبصورت اظہارِ محبت پر گلے لگ گئ۔شازل نے اب خود سے وعدہ کر لیا تھا اب کچھ بھی ہو جائے ہانیہ کو اکیلے نہیں چھوڑے گا۔

"آپ کے لیے ایک شعر ہے عرض کرو جیسا بھی ہے قبول کرنا پڑے گا"

"ہانی جان آپ ارشاد کرے اچھا نہیں بھی ہو گا تو ہم ایڈ جسٹ کر لے گے" اپنا فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولا

"عشق ہو رہا ہے آپ سے کیا کیا جائے

رو کے خود کو یا ہونے دیا جائے"

ہانیہ کا شعر سنتے ہی شازل نے اپنے گلے سے لگا گیا اور کان میں سر گوشی کی۔

"ہونے دیا جائے ہمارے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے ہانیہ احمد کی محبت" ابھی ہانیہ کچھ کہنے ہی والی تھی کے نرس نے دروازہ بجایا۔

"سر میم کی ڈرپ ختم ہو گئی ہے آپ لے کر جا سکتے ہے" کہتے ساتھ ہی نرس نے ہانیہ کے ہاتھ سے ڈرپ اتاری اور باہر کی طرف روانہ ہو گئی۔

"چلو تم یہاں ویٹ کرو میں بِل دے کر آیا" اپنے قدم باہر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"او کے" کہتے ساتھ ہی اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھنے لگی۔

"تائی امی ہانی کدھر ہے پارلر نہیں جانا کیا میں کب سے ڈھونڈ رہی ہو مل نہیں رہی" عروب سعدیہ بیگم کے کمرے میں آکر بولی جہاں اس وقت فروا اور کرن بیگم بھی موجود تھی۔

"عروب بیٹا میں بتانا بھول گئی ہانی شازل کے ساتھ ہے وہ اُس کو سیلون ڈراپ کرے گا۔آپ یزدان کے ساتھ چلی جاؤ" سعدیہ بیگم ہانیہ کے بخار کو چھپاتے ہوئے بولی کہ سب پریشان نا ہو جائے۔

"او مطلب دولہے صاحب خود ہی دولہن ہو لے کر چلے گئے ہے" عروب کا لہجہ شریر اور فروا کو جلانے والا تھا۔

"چلے میں بھی چلتی ہو یزدان کے ساتھ اللہ حافظ" کہتے ساتھ ہی اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے"

"فروا آپ سیلون نہی جاؤ گی" سعدیہ بیگم نے فروا سے سوال کیا جو صوفے پر بیٹھی عروب کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔

"نہیں خالہ میں گھر میں ہو جاؤ گی تیار" اپنے لہجے کو درست کرتے ہوئے بولی

"چلو جیسی تمہاری مرضی" کہتے ساتھ ہی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"یزدان مجھے سیلون چھوڑ آئے"

عروب کمرے میں آتے ساتھ ہی یزدان سے مخاطب ہوئی جو فون میں مصروف تھا۔

"کیوں تم نے ہانی کے ساتھ نہیں جانا"موبائل سائیڈ پر رکھتا ہوا بولا۔

"نہیں وہ شازل بھائی کے ساتھ چلے گئ ہے"بیڈ پہ یزدان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اوکے مائے لو تم اپنا سامان مجھے دیں دو میں گاڑی میں رکھواتا ہوں تم شال لے کر آ جاؤ"

عروب کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"Okay and thankyou"

"شکریہ کس لئے"یزدان عروب کو گلے سے لگاتا ہوا بولا

"میرا اتنا خیال رکھنے کے لئے سب سے زیادہ پیار کرنے کے لیے"اُس کے دل والے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"لیکن پتہ نہیں آج مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ایسے لگ رہا ہے جیسے کچھ بُرا ہو جائے گا"پریشان کن لہجے میں بولی۔ صبح سے ہی اُس کا دل عجیب ہو رہا تھا۔

"تمہاری ڈلیوری میں ایک مہنیہ رہتا ہے روب جان تم اس وجہ سے پریشان ہو رہی ہو سب ٹھیک ہو گا میں تمہارے ساتھ ہو"اُس کا ڈر دور کرتے ہوئے بولا۔عروب کو تو یزدان سے دور ہونے کا ڈر تھا یزدان یہ بات سمجھ نا سکا۔

"نہیں دان آپ مجھ سے وعدہ کرے"

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔

"کیسا وعدہ روب" یزدان سمجھ نہیں پایا عروب وعدہ کیوں لے رہی ہے۔

"یہی کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ تنہا نہیں رہے گے شادی کر لے گے" یزدان کو عروب کی بات پر شدید غصہ آیا لیکن برداشت کر گیا۔

"عروب تم ابھی پریشان ہو اسی لیے ایسے بول رہی ہو۔ تم ہو نا میرے پاس میں کیوں کرو گا شادی" نرم لہجے میں سمجھایا۔

"نہی آپ بس وعدہ کرے اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو آپ شادی کرے گے" ضدی انداز میں بولی۔

"اچھا کر لو گا لڑکی کون تلاش کرے گا" یزدان جانتا تھا اب وہ لڑے گی۔

"کیا مطلب آپ کو مجھے سمجھانا چاہیے تھا کہ عروب تمہیں کچھ نہیں ہو گا لیکن آپ تو تیار بیٹھے ہے شادی کرنے کے لیے" کہتے ساتھ ہی بیڈ سے اٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بھی ٹھیک ہے پہلے جب میں سمجھا رہا تھا تب زبردستی شادی کر رہی تھی اب میں نے بولا ہے کر لوگا تو غصہ کر رہی ہو "اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

"اچھا چھوڑے ان باتوں کو دیر ہو رہی ہے 12.00 بج گئے ہے جلدی سے چھوڑ آئے "یزدان کا ہاتھ اُٹھاتے ہوئے بولی۔

"چلو میں گاڑی نکالتا ہو تم نیچھے آجاؤ "یزدان اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر بولا۔

"اوکے "عروب کہتے ساتھ ہی الماری کی طرف بڑھ گئ۔

"شمس جن سے میں نے مینٹگ کا کہاں تھا وہ لوگ آگئے ہیں "بلال نے شمس کو اپنے کیبن میں بُھلا کر پوچھا۔

"جی سر آگئے ہیں آپ کا ہی انتظار تھا بس"

"اوکے وہ فائل میرے کیبن میں لے کر آؤ جس میں یزدان سکندر کی ڈیٹیل تھی "حکم دیا

"اور ہاں اُن لوگوں کو بھی میرے کیبن میں لے آؤ" چیئر پر بیٹھے وہ مُسکرا رہا تھا جیسے قلعہ فتح کرنے والا ہے۔

"اب آئے گا مزہ یزدان سکندر تمہیں مرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہو لیکن ایسے نہیں اپنے طریقے سے" کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا۔

"آجاؤ" شمس اور ساتھ میں 3 لوگ تھے جو دکھنے میں ہی گھنڈے موالی لگ رہے تھے۔

"سر یہ رہی فائل اور یہ ٹیپو ہے اس گینگ کا ڈون" فائل پکڑاتے ساتھ سامنے کھڑے شخص کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا حلیہ بہت ہی عجیب تھا۔ لمبے بال جو پونی میں قید تھے۔ ہاتھوں میں مختلف قسم کے بینڈ پہنے تھے۔

"ہا تو تم ہو اس گینگ کے لیڈر" ٹیپو سے مخاطب ہوا۔

"کیوں کوئی مسئلہ ہے" ٹیپو ایک نہایت بتمیز انسان تھا۔ کام سے کام رکھنے والا۔ بلال اکبر جیسے لوگوں کی فضول بکواس نہیں سنتا تھا۔

"ایک یا دو نہیں تین بھی قتل ہو سکتے ہے لیکن اِس کو چھوڑ کر" ٹیبل پر یزدان سکندر کی تصویر پھینکتے ہوئے بولا۔

Clubb of Quality Content

"اس کی گاڑی میں جتنے لوگ ہوگے تمہیں اُن سب کو مارنا ہے لیکن یاد رہے یزدان سکندر کو زندہ لاش بنانا ہے۔اس کے عزیزوں او قارب کو مار کر "اب دیکھنا یہ تھا کیا جو بلال اکبر چاہتا ہے وہ ہوگا یا نہیں۔

"ہو جائے گا کام لیکن پیسے "ٹیپو اپنے مطلب کی بات پر آیا۔

"آدھے پیسے کام سے پہلے اور آدھے کام کے بعد اور ہاں یہ murdered case نہیں ہونا چاہیے یہ roberry case ہونا چاہیے "

"ٹھیک ہے کام تمہارے مطابق ہوگا لیکن پیسہ میرے مطابق۔منظور ہے تو بتاؤ"

"منظور ہے "بلال اکبر نے فورن سے حامی بھری۔اُس پر ابھی بدلے کا جنون سوار تھا۔

"ہانی جب فری ہو جاؤ تو کال کر دینا "شازل ہانیہ کے سیلون کے باہر گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

"جی میں بتادو گی. ویسے بھی بھابھی آنے والی ہے اُن کی کال آئی تھی "سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے بولی

"نہیں تمہیں لینے میں ڈرائیور کو بھیجوں گا تم بس چادر اچھے سے لے لینا اور ہاں تمہارا دلہن والا روپ میری امانت ہے۔اور مجھے امید ہے میری ہانی میری امانت میں خیانت نہیں کرے گی" اپنے الفاظ سے اُس کو معتبر کر گیا۔

"شازل آپ بے فکر رہے بس بھابھی ہو گی میرے ساتھ سیلون میں اور آپ بھی لڑکیوں سے دور رہیے گا" آخری جملے میں غصہ سموئے بولی

"جی مائے لیڈی" کہتے ساتھ ہی ماتھے پر بوسہ دیا اور ساتھ ہی ہانیہ گاڑی سے اُتر کر سیلون کی طرف بڑھ گئ۔

"ارے بھابھی آپ آ گئی شکر ہے" ہانیہ ابھی گاڑی سے نکلی ہی تھی سامنے سے عروب کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بس کرو دو میسنی عورت اپنے پیا سے دوستی کرتے فورن مجھے بھول گئ" اُس کے پاس آتے ہوئے بولی

"بھابھی کیا ہو گیا ہے ایسی بات نہیں بس ویسے ہی" ہانیہ بلش کرتے ہوئے بولی

"بیٹا آثار تو کچھ اور ہی بتا رہے ہے" عروب اُس کو مزید چھیڑتے ہوئے بولی۔ دور کھڑے یزدان اور شازل اِنھی کو دیکھ رہے تھے۔

"چلو آجاؤ اندر چلے ورنہ ہمارے شوہر حضرات نے یہی کھڑے ہو کر بوڑھے ہو جانا ہے "عروب شازل اور یزدان کے دیکھنے کے انداز پر بولی

"او بھائی چل پڑ چلے گئے ہے وہ کل تک میں جوروں کا غلام تھا آج تیرا شمار کس میں ہوتا ہے "یزدان شازل کے سینے پر مکا مارتے ہوئے بولا

"میرا شمار بھی اِسی میں کر لے بھائی اب ہم بھی بیوی والے ہو گئے ہے" شازل اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"ابے سستے رومیوں چل آگے اتنا ٹائم ہو گیا ہے" اپنی گاڑی کی بڑھ گیا کہتے ساتھ ہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار تم بھابھی کو خود پک کرنا ہانی تیرے ساتھ نہیں آئے گی" یزدان اس کی منطق پر عش عش کر اُٹھا۔ لیکن دل میں خوش تھا اُس نے خوش تھا اس نے ہانیہ کو قبول کر لیا ہے۔

"اوکے جوروں کے غلام" کہتے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"دفعہ دور لانتی انسان" وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"برات کا انتظام ہال میں کیا گیا تھا۔ ہال اپنی خوبصورتی کی مثال آپ تھا۔ موتیے اور گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

"سکندر یزدان کو کال کرے عروب کو لے آئے۔ سب مہمان آگ ئے ہے ایسے میں عروب کا ہونا ضروری ہے" سکندر صاحب جو مہمانوں کا ویلکم کر رہے تھے سہلہ بیگم کی کی بات پر اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔

"میں کرتا ہو کال آپ پریشان نا ہو" کہتے ساتھ ہی موبائل پاکٹ سے نکالا۔

"اسلام و علیکم بابا۔۔۔" یزدان جو سیلون کے باہر عروب کا ویٹ کر رہا تھا اپنے فون پر اپنے والد کی کال دیکھ کر فورن ریسیو کی۔

"وعلیکم السلام بیٹے سب مہمان آگ ئے ہے آپ عروب کو لے کر پہنچے نہیں.

"بس بابا میں ابھی عروب کو ہی لینے آیا ہو" جلدی سے جواب دیا

"ٹھیک ہے آپ آجائے مہمان پہنچ گ ئے ہے۔اور شازل آپ کے ساتھ ہے"

"نہیں بابا شازل میرے ساتھ نہیں ہے وہ سیلون میں ہے اُس کے دوست اُس کو پک کرے گے۔میں تیار ہو کر عروب کو لینا آیا ہو" سکندر صاحب نے اوکے کہہ کر فون کٹ کر دیا۔

"زھے نصیب آج تو کوئ چاند کو مات دے رہا ہے" یزدان اپنا فون ڈیش بوڈر پر رکھ رہا تھا ۔جب عروب گاڑی میں آکر بیٹھی۔

"میں تو ہمیشہ سے ہی چاند سے زیادہ خوبصورت تھی آپ نے اب غور کیا ہے" عروب نے ریڈ کلر کی فُل کام والی شرٹ پہنی تھی ساتھ میں ریڈ ہی ٹروازر پہنا تھا۔ کانوں میں سہارے والے جھمکے۔ بالوں کا میسی بَن بنایا تھا۔ ہونٹوں پر بلڈ ریڈ کلر کی لپ اسٹک جو یزدان کا دل بے چین کر رہی تھی۔ پیروں میں ہلکی ہیل والے شوز پہنے تھے۔

"ویسا آپ کا اپنی تیاری کے بارے میں کیا خیال ہے" یزدان تھری پیس ڈریس میں ملبوس۔ بال بنائے ہاتھ میں مہنگی گھڑی پہنے آنکھوں کو چشمے میں قید کیے عروب کی دل کی دھڑکنے بڑھا رہا تھا۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو بالکل میری جان لگ رہی ہو۔ میرے دلائے گ ئے کپڑوں کو پہنے ہوئے یزدان کے دل کا ٹکڑا لگ رہی ہوں"

اتنی تعریف سنتے ہوئے عروب مسکرانے لگی۔ اللہ نے کتنا خوبصورت شخص لکھا تھا اسکی زندگی میں۔

"اچھا بس کرے جلدی کرے دیر ہو رہی ہے سب پہنچ گ ئے ہو گے"

"یار تم سب پاگل ہوگئے ہو میں گھوڑے پر نہیں بیٹھوں گا پلیز۔۔۔۔" شازل کے دوستوں کی ضد تھی وہ اپنی شادی پر گھوڑے پہ بیٹھ کر بھنگڑا ڈالے۔

"ابے سالے چھپ کر جیسا ہم بولے گے ویسا تجھے کرنا پڑے گا ورنہ بھول جا تو آج اپنے کمرے میں جائے گا۔اب فیصلہ تیرا ہے تو نے رات بھابھی کے ساتھ گزارنی ہے یا اپنے کنوارے دوستوں کے ساتھ" باقر جو ابھی شازل کو پِک کرنے آیا تھا اسکو گھوڑے پر بیٹھانے کے لیے بولا

"سو خبیث مرے ہوگے جس کے بدلے میں تم لوگ پیدا ہوئے" شدید غصے کے عالم میں بولا

"اچھا بس سو مجھے لگا تین سو تو مرے ہوگے اللہ جی that's not fair" خُرم جو وہی پر کھڑا تھا شازل کو مزید غصہ دلانے کے لئے آسمان کی طرف دیکھ کر بولا۔

"مر جاؤں سالوں ابھی تو گاڑی میں لے کر چلو وہاں جا کر بیٹھ جاؤ گا"

"اوکے اب تو اتنے پیار سے بول رہا ہے تو مان جاتے ہے" باقر کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

بارات اینٹری اسپیشل:

"ارے ماشاءاللہ،اللہ میرے بچوں کو بُری نظر سے بچائے" داجان یزدان،شازل کو بھنگھڑا ڈالتے دیکھ کر بولے۔وہاں پر کچھ لوگ حسد کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے کچھ رشک کی۔دور کھڑی کرن بیگم اور فرواشازل کے رویے پر حیران تھی۔آخراس کو کیا ہوا اپنی شادی سے نا خوش ہونے والا شخص ایسا بھنگڑا ڈالتا ہے۔

سب بڑے شازل اور شازل کے دوستوں پر پیسے وار کر پھنیک رہے تھے جو اپنی دنیا میں مگن ڈانس کر رہے تھے۔

"چلو بچوں اب اندر چلو" عالیان صاحب ہدایت دیتے ہوئے بولے

کہتے ساتھ ہی سب ہال میں اینٹر ہوئے۔۔۔

شازل اپنے دوستوں کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا تھا جو اُس کو اپنی باتوں سے پریشان کر رہے تھے۔

"شازل تو ایک دن میٹنگ میں ہو گا تجھے بھابھی ماں کی کال آئے گی اور کہے گی شازی آتے وقت پیمپر لیتے آیئے گا ختم ہو گئے ہے" شازل بہت ضبط سے انکی بکواس سُن رہا تھا۔

"بس کر دو بچے کو رولاؤں گے کیا" خُرم نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

"مت کرو یار اس سے پہلے تم لوگوں کو کچا کھا جائے" یزدان جو ابھی آیا تھا شازل کی شکل دیکھتے ہوئے بولا۔

"تیری کمی رہ گئی تھی" شازل یزدان کے سینے پر مکا مارتے ہوئے بولا۔ ابھی یزدان کچھ کہتا کہ دولہن کے آنے کا شور اُٹھا۔

ہانیہ جس نے بلڈ ریڈ کلر کا فُل ہیوی لہنگا پہنا تھا۔ گولڈ کی جیولری پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھ مہندی اور چھُوڑیوں سے سجے ہوئے تھے اور جس چیز کا اضافہ تھا وہ تھے شازل کے دیے ہوئے گجرے تھے۔ پہلی دفعہ کوئی تحفہ شازل کی طرف سے ملا تھا۔ چہرے کو نیٹ کے دوپٹے سے کور کیا تھا۔ تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔

"لال جھوڑا پہنے آنا

ہاتھ مہندی والے لانا

رچھائے گے سنگ مل کے"

شازل کو لگ رہا تھا یہ گانا نہیں اُس کے دل کی کیفیت ہے۔ جیسے جیسے ہانیہ شازل کے قریب جا رہی تھی ویسے ویسے اُس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ رہی تھی۔

"لگتا ہے ہانی کا یہ روپ شازل تیرے دل پر لگا ہے" یزدان جو شازل کے پاس کھڑا تھا اُس کے کان میں سر گوشی کی۔

"ہاں ناٹھاہ کر کے سیدھا دل پہ. محبت میں جھک جانا عجیب بات تو نہیں سورج بھی تو ڈھلتا ہے چاند کے لیے اور میرا دل ہانیہ کے لیے جُھک گیا ہے یزدان" شازل نے یزدان کے کان میں سر گوشی کی۔

"اللہ تمھے خوش رکھے" یزدان نے دل سے دعا دی۔ اتنی دیر میں ہانیہ اسٹیج تک آ گئی۔ شازل اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج پر لا رہا تھا۔ اور ساری عوام ہوٹنگ کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہو" شازل نے ہانیہ کے کان میں سر گوشی کی۔

"جی ٹھیک ہو" ہانیہ نے آہستگی سے بولا۔

"اوکے ریلکس ایزی ہو جاؤ" اُسکو کانپتا دیکھ کر بولا۔

"شکریہ میرا مان رکھنے کے لیے" اُس کے کان میں بولا

"کون سامان" ہانی نا سمجھنے والے انداز میں پوچھا۔

"خود کو سب سے چھپانے کے لیے" اسکے ڈھکے ہوئے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"آپ نے کہا تھا کیسے نہ مانتی" اُس کو معتبر کرتے ہوئے بولی

"باقی باتیں گھر جا کر ہو گی جلدی سے رسم کر لیتے ہے" عروب اور ہانیہ کی کزن ساری شازل کے پاس آکر بولی جو اپنی ہی دنیا میں مصروف تھا۔

"کون سی رسم" شازل سامنے تھال کو دیکھتا بولا جس میں دودھ اور گلاب ڈالے ہوئے تھے۔

"اس کے اندر ہم نے انگھوٹی چھپائی ہے جس کو پہلے مل گی اُسی کی حکومت ہو گی گھر میں" عروب جلدی سے بولی

"ارے بھابھی یہ تو ہمارا شازی آنکھیں بند کر کے جیت جائے گا۔بچوں والا کھیل ہے یہ تو" باقر فورن سے بولا

"جس طرح آپ نے بولا یہ بچوں والا گیم ہے کہی بچپن سے تو نہیں کھیلتے آرہے "فروا نے بھی اپنا حصہ ڈالا جو کب سے شازل کے پاس کھڑی ہو کر ہانیہ کو گھور رہی تھی۔

"ارے آپ کے ساتھ اگر کھیلنے کا موقع ملے تو ہم ایک دفعہ پھر کھیل لے گے ایسے ہی بچپن کی یاد تازہ ہو جائے گی" باقر بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"ارے آپ دونوں بس کردے کیا ہو گیا ہے "ابھی فروا کچھ کہتی کہ عروب بول پڑی۔

"جلدی سے ڈھونڈنا شروع کرے "تھال اُن کے آگے رکھتے ہوئے بولی

ہال میں کئی شازل کے نام کے نعرے گونج رہے تھے۔کئی ہانیہ کے نام کے۔

"ہانی جلدی کرو ملی نہیں ایسے تو شازل بھائی ڈھونڈ لے گے" عروب ہانیہ سے بولی جس کا ہاتھ شازل کے ہاتھ میں قید تھا۔

"بھابھی نہیں ملی" ہانیہ جانتی تھی انگوٹھی شازل کو مل چکی ہے لیکن وہ انگوٹھی ہانیہ کو پکڑا رہا تھا۔

"مجھے انگوٹھی نہیں مل رہی" شازل اپنا ہاتھ باہر نکالتے ہوئے بولا۔ ساتھ ہی ہانیہ نے اپنا ہاتھ باہر نکالا انگوٹھی اُس کے ہاتھ میں تھی۔

"ارے ہانی جیت گئی" عروب نے انگوٹھی دیکھتے ہی شور مچایا

"شازل تو نے میری ناک کٹوادی" باقر افسوس کن لہجے میں بولا

"چل یار کچھ نہیں ہوتا تیری ناک ویسے ہی بہت لمبی تھی" خُرم اسکی ناک کا مزاق بناتے ہوئے بولا

"چلو بیٹا کھانا لگ گیا ہے وہ کھالو باقی باتیں ہوتی رہے گی" عالیان صاحب اُن کا دھیان کھانے کی طرف لگاتے بولے۔ سب کی آنکھوں میں کھانے کو دیکھ کر بھوک چمک اُٹھی۔ کھانا کھانے کے بعد سب بڑوں نے سالامی دی اور رُخصتی کا شور اُٹھا۔

"شازل تم میری بیٹی کا خیال رکھنا۔ یہ میرے احمد کی آخری نشانی ہے" داجان شازل کو گلے سے لگاتے ہوئے بولے

"داجان کیا ہو گیا ہے آپ کو میں خیال رکھوں گا آپ فکر نا کرے" اُن کو دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔ سب بڑے ہانیہ سے مل رہے تھے جو رونے میں مصروف تھی۔

"ہانی چھپ کر جاؤ" عروب ہانی کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے بولی جو مسلسل رو رہی تھی۔

"گڑیا میں دیکھتا ہوں" شازل گاڑی میں بیٹھتا ہوا بولا۔

"بابا جان آپ ہمارے ساتھ جائے گے" یزدان سکندر صاحب کے پاس آکر بولا۔

"نہیں بیٹا میں آپ کے تایا ابو کے ساتھ آجاؤ گا اور آپ کی ماما بھی آپ اور عروب جائیے" اگر آج سکندر صاحب کو پتہ ہوتا کتنا بڑا طوفان آنے والا تھا تو شاید سکندر کو روک لیتے۔

"او کے بابا آجاؤ عروب" اپنے بابا کو دیتے ساتھ ہی عروب سے مخاطب ہوا جو شازل کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"جی آگئی" یزدان کو جواب دیتے ہی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا عروب تم اتنی چھپ چھپ کیوں ہو" یزدان جو کب سے عروب کو چھپ دیکھ رہا تھا آخر کار پوچھ لیا۔

"کچھ نہیں بس دل گھبرا رہا ہے"

اپنے اندر کی بے چینی چھپاتے ہوئے بولی

"چلو آؤ لونگ ڈرائیونگ پر چلتے ہے"اُس کو گلے لگاتا ہوا بولا

"جی"چھپ کر کے سینے سے لگ گئ شاید سکون کی تلاش میں تھی۔اور عروب کا سکون تو یزدان کی پناہ میں تھا۔ابھی وہ تھوڑا آگے ہی گئے تھے کہ انکی گاڑی کے سامنے ۳موٹر بائیک رُکھی۔یزدان نے فوراً بریک لگائ۔عروب یزدان سے دور ہو کر اپنی طرف آتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"کون ہو تم لوگ"ٹیپو جو اپنی بائیک سے اُتر کر یزدان کے پاس گئے تھے۔یزدان نے فوراً سے سوال کیا

"ابے چھپ کر اور باہر نکل"یزدان کا گریبان پکڑ کر باہر نکالا۔

"یزدان یزدان یہ۔۔۔۔"ابھی عروب چیخی کہ دوسری طرف ٹیپو کے آدمی نے عروب کو گاڑی سے نکالا۔

"چھوڑ اُس کو اگر ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوگا"یزدان عروب کو دیکھ کر چیخا جس کو بُرے طریقے سے گاڑی سے باہر نکالا۔

"چُھپ کر"ٹیپو نے یزدان کے چہرے پر مکا مارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یزدان اور تم چھوڑوں مجھے "عروب یزدان کو دیکھ کر بولی جس کو بُرے طریقے سے مارا تھا۔یزدان عروب اور اپنے بچے کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ ٹیپو کو چھوڑتا نہیں۔

"ابے۔گالی۔چھپ کر جا ورنہ زندہ زمین میں دفن کر دوگا"ٹیپو کا آدمی عروب کے بال دبوچتے ہوئے بولا۔سڑک سنسان تھی کیونکہ رات کا وقت تھا۔اس وجہ سے آس پاس کوئی تھا بھی نہیں۔

"تم چاہتے کیا ہو کیا چاہیے تمہیں میں دینے کے لیے تیار ہوں"یزدان عروب کی حالت دیکھ کر بولا جو بگھڑ رہی تھی۔وہ مزید رسک نہیں لے سکتا تھا۔

"ہاں چاہیے تیری بیوی دے گا کیا"ٹیپو عروب کے وجود کو سرتا پیر دیکھتے ہوئے بولا"

بکواس بند کر۔گالی۔بیوی ہے میری"

یزدان ٹیپو کو مکا مارتے ہوئے بولا جو فضول بکواس کر رہا تھا۔

"تیری اتنی ہمت تو مجھے مارے گا"ٹیپو یزدان کو مارتے ہوئے بولا

"یزدان یزدان۔۔۔۔۔"عروب یزدان کو دیکھ کر چلا رہی تھی۔

"اس کا ریڈیوں بند کروا دے" ٹیپو نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا جو پاس کھڑے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں یہ کیا کر رہے ہو تم دیکھ رہے ہو اُس کی طبعیت خراب ہو رہی ہے اُس کو چھوڑ دوں میری گاڑی لے لو پیسے لے لو" یزدان جو عروب کو دیکھ کر بولا جس کو لیبر پین سٹارٹ ہو گئی تھی جھٹکے لگنے کی وجہ سے۔ ٹیپو کے آدمی کو دیکھ کر چلاتے ہوئے بولا۔

"گولی مار دے" ٹیپو انتہائی سفاکیت سے بولا

"نہیں" یزدان ٹیپو کو دھکا دے کر فوراً عروب کی طرف گیا۔ لیکن۔۔۔

"ٹھاہ" گولی چلی اور عروب زمین پر ڈھیر ہو گئی۔ یزدان کے قدم وہی رُک گئے۔ عروب کو گرتے دیکھ کر۔

"یہ کیا ہو گیا لو ہو گیا محبت کا اختتام" ٹیپو یہ جملہ یزدان کے کان میں بول کر اپنے آدمیوں کے ساتھ فرار ہو گیا۔

"عروب نہیں تم میری جان ہو ہمت نہیں ہارنی میں ہوسپٹل لے کر جاؤں گا۔ پلیز میری جان حوصلہ رکھو اپنے بچے کے لیے" یزدان عروب کے پاس آکر بولا جس کے دل کے مقام پر گولی لگی تھی لیکن معجزہ تھا وہ ابھی سانسیں لے رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"دان۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔۔آپ۔۔اپنا۔۔۔اور۔۔اس۔۔کا خیال رکھے گے۔۔۔"

یزدان نے اُسکا جملہ سنتے ہی فوراً باہوں میں اُٹھایا اور گاڑی میں بٹھایا اور فوراً سے شازل کو کال کرنے لگا۔

سب لوگ ابھی گھر پہنچے تھے ہانیہ کو کھیر چٹائی کی رسم کے لیے بٹھا رہے تھے جب شازل کے فون پر یزدان کی کال آ گئی۔

"یار تو کہاں ہے سب پہنچ گئے ہے گھر۔۔۔"ابھی شازل کچھ کہتا یزدان بول پڑا۔

"شازل عروب کو گولی لگی ہے میں اُسکو لے کر سٹی ہاسپٹل جا رہا ہوں تم سب بھی پہنچ جاؤ۔ مجھے ضرورت ہے"

"کیا یہ کیسے ہو سکتا تو پہنچ ہم آ رہے ہے"شازل کو دیکھ کر سب پریشان ہو گئے۔

"کیا ہوا ہے بیٹا سب ٹھیک ہے"داجان شازل کے پاس جا کر بولے

"گڑیا کو گولی لگی ہے یزدان ہاسپٹل لے کر جارہا ہے آپ لوگ آجائے میں گاڑی نکالتا ہوں۔ کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف بھاگا۔ وہاں کھڑے سب بڑے رونے لگے جہاں پر خوشی کا ساماں تھا اب اُسکی جگہ ماتم نے لے لی تھی۔

"میں بھی جاؤ گی سکندر یزدان کے پاس" سہلہ بیگم روتے ہوئے سکندر صاحب سے مخاطب ہوئی

"ہاں آجاؤ". سکندر صاحب نے اُنکی حالت دیکھ کر انکار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

"ہانی میری جان چُھپ کر جاؤ عروب ٹھیک ہو جائے گی" سعدیہ بیگم نے ہانی کے ساتھ رُکنا مناسب سمجھا.

"بھابھی ٹھیک ہو جائے گی ناتائی امی" ہانیہ اپنی تائی امی کے گلے لگتے بولی۔

"بیٹا میں یہ کہنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن تم بہت بُری ثابت ہوئی ہو اس گھر کے لیے۔ اب خود ہی دیکھ لو تمہاری شادی کا دن ہے گھر والوں پر نئی مصیبت آگئی" کرن بیگم جو وہی پر کھڑی تھی اپنی زبان کے جوہر دکھانے سے بعض نا آئی۔

"کرن تم تھوڑی دیر خاموش رہ سکتی ہو" سعدیہ بیگم غصے میں بولی۔

"اب جو سچ ہے وہی بولوں گی ناسعدی تمہاری طرح آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتی۔یہ اس گھر کے لیے منحوس ثابت ہوئ ہے۔پہلے اپنے ماں باپ کو نگل گئ۔اب عروب کے پیچھے پڑ گئ ہے "کرن بیگم کی بات پر ہانیہ کا دل کیا زمین پھٹے اُس میں سما جائے۔کوئ اتنا سفاک کیسے ہو سکتا ہے۔

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے کرن چھپ کر جاؤ۔اگر اسی طرح کی باتیں کرنی ہے تو اپنے گھر چلی جاؤ"سعدیہ بیگم سے مزید برداشت ناہو تو بول پڑی۔

"ٹھیک آج سے نہیں آؤ گی تمہارے گھر "کرن بیگم کہتے ساتھ ہی فروا کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یزدان عروب کدھر ہے"سہلہ بیگم جو ابھی ہاسپٹل پہنچی تھی یزدان کو سامنے بیٹھے دیکھ کر فوراً سے پاس آکر بولی

"امی اُسکا آپریشن ہو رہا ہے"یہ بات کہتے ساتھ ہی اپنی ماں کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا۔

"بیٹے آپ بہت بہادر ایسا کروں گے تو عروب کو کون سنبھالے گا"

"امی میں بہادر نہیں میں عروب کے معاملے کمزور ثابت ہو رہا ہوں" دھاڑے مار کر روتا ہوا بولا۔وہاں موجود سب لوگ ایک مظبوط مرد کو روتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"شازی دیکھ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے میں عروب کے بغیر نہیں رہ سکتا۔مجھے لگ رہا ہے میں اُسکو کھو رہا ہو۔میرا دل ا۔سکی دوری برداشت نہیں کر سکتا شازی" یزدان شازل سے التجا کرتے ہوئے بولا شاید وہ کچھ کر سکے۔سکندر صاحب اور داجان اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے لیکن امیچور برتھ ہے ابھی نرسری میں رکھے گے" ڈاکٹر جو بچہ کی کی اطلاع دے کر جانے والے تھے یزدان کی پُکار پر رُکا

"میری وائف کیسی وہ ٹھیک ہے" ایک کی سانس میں بول پڑا۔

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے گولی دل کے مقام پر لگی۔ابھی وہ خطرے میں۔اللہ نے کرم کیا ہے جو آپکا بیٹا ٹھیک ہے ورنہ اسطرح کے کیسس میں ایسا نہیں ہوتا۔اُنھوں نے بہت ہمت دکھائی ہے" ڈاکٹر کہتے ساتھ ہی آپریشن تھیٹر کی طرف واپس چلا گیا۔

"ماما بابا آپ نے دیکھا میرا بیٹا ہوا ہے عروب کو بیٹا چاہیے تھا جو میرے جیسا ہو۔ لیکن وہ خود ٹھیک نہیں ہو رہی میں کیا کروں ماما میں ختم ہو رہا ہوں۔ مجھے عروب کے پاس جانا ہے" وہ اپنے والدین سے شکایت کرتے ہوئے بولا

"یزدان میرا بیٹا خود کو سنبھالوں وہ ٹھیک ہو جائے گی" سکندر صاحب یزدان کو گلے لگاتے ہوئے بولے۔

"بابا وہ مجھ سے بول رہی تھی اُس کا دل گھبرا رہا ہے کچھ بُرا ہونے والا ہے لیکن میں نے غور نہیں کیا۔ دیکھیں نا بابا کیا ہو گیا ہے۔ بابا میں نے بہت گناہ کیے ہے زندگی میں لیکن میرا خدا جانتا ہے میں عروب کے معاملے میں وفادار رہا ہو" یزدان کو آج پتا چلا تھا ٹوٹ کر بکھرنا کیا ہوتا ہے۔

"آپ میں سے یزدان کون ہے پیشنٹ بُھلا رہے ہے" ابھی شازل اور داجان کچھ بولتے ڈاکٹر آکر مخاطب ہوئے

"میں ہو ڈاکٹر" یزدان فوراً سے آگے آتا ہوا بولا

"آپ ہمارے ساتھ چلے"

کہتے ساتھ ہی قدم آئی سی یو کی طرف قدم بڑھادیے۔

"روب میری جان دیکھوں میں آگیا" یزدان فوراً سے عروب کے پاس گیا جس کو مختلف مشینیں جکھڑی ہوئے تھی۔ چہرے پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔

"د۔ا۔ن" ٹوٹے الفاظ میں یزدان کا نام لیا۔

"عروب میں پاس ہی ہو تمہارے تم چپ کرو" اُس کا ڈرپ والا ہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"دان۔اپن۔اپنا۔خیا۔ل رکھیے۔گا۔اور۔ہما۔ہمارے۔بچے۔کا بھی۔" بہت مشکل سے جملہ مکمل کیا۔

"روب تم دھوکا نہیں دے سکتی مجھے۔ تم نے میرے ساتھ جینا ہے اور ہمارے بیٹے کا خیال بھی تم رکھوں گی" اُس کو بیٹے کے متعلق اطلاع دی۔ شاید وہ رُک جائے۔ لیکن جانے والے کو روکا نہیں جاتا۔

"بیٹ بیٹا ہوا ہے" ایک دفعہ پھر سے ماسک اُتار کر بولی۔

"ہاں ناروب بیٹا ہوا ابھی نرسری میں ہے تم ٹھیک ہو جاؤ جلدی سے وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا"
اُسکے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے بولا۔

"آپ۔اسکا۔خیال رکھنا۔۔اور شادی۔کر لینا" کہتے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر گئ۔ڈاکٹر نرسس جو پاس کھڑی تھی بے ساختہ ترس آرہا تھا یزدان کی حالت دیکھ کر

"روب آنکھیں کھولو مجھے دھوکا نہیں دے سکتی روب تمہیں میری قسم ہے" یزدان چلاتے ہوئے بولا۔کسی ڈاکٹر میں ہمت نہیں تھی آگے ہو کر ایک ہارے ہوئے انسان کو سنبھال لے۔

"روب آنکھیں کھولوں یار میں بہت گنہگار انسان ہوں لیکن مجھے یہاں سزا نہیں ملنی چاہیے کیونکہ میں وفادار ہو تم نے دھوکا دیا ہے" یزدان عروب کو جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔اتنی دیر میں شازل بھی آگیا۔

"یزدان ہوش کر کیا کر رہا ہے چھوڑ دے اسکو" شازل یزدان کو پکڑتے ہوئے بولا۔

"نہیں شازی یہ اُٹھ جائے گی بس تنگ کر رہی ہے تو جانتا ہے نا میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا اس طرح یہ بھی جانتی ہے تو بول یہ اُٹھ جائے گی۔میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔۔۔۔۔شازل میں نے ایک جگہ پڑھا تھا

قدر نہیں کرو گے تو خدا چھین لے گا۔۔۔۔۔

عشق بھی،رزق بھی،نصیب بھی،رقیب بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن میں نے تو قدر کی تھی نا پھر کیوں شازل" شازل کے گلے لگتا ہوا بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

To be continue

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842